قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 21 اکتوبر 2022ء | 24 ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 21 اخاء 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 228

ارشادِ باری تعالیٰ

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ﴿۱۶۰﴾

(آل عمران: 160)

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہوگیا۔ اور اگر تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی للہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خاص طور پر بشاشت تھی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خاص طور پر خوشی کے آثار ہیں۔ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتے نے آ کر مجھے کہا کہ تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار عمد گی سے درود بھیجے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا اور اسے دس درجے بلند کرے گا اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا جیسی اس نے تمہارے لیے مانگی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 زیر روایت مسند ابی طلحہ انصاری)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

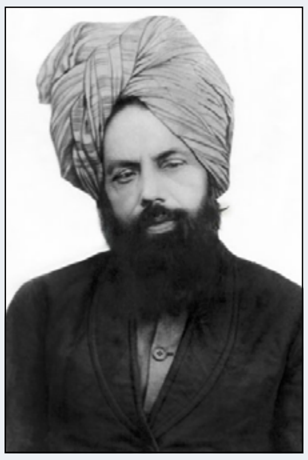

- ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھیے کہ آپ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی پر ۔۔۔۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 50-51 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 6 صفحہ 398)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر کیا کیا تو انسان وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے ۔۔۔۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الحکم جلد 5 نمبر 2 مورخہ 17 جنوری 1901ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 6 صفحہ 398-399)

- آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیے کہ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔

(مکتوبات احمد قدیم ایڈیشن صفحہ 24-25)

فرمانِ خلیفۂ وقت

قبولیت دعا کے لیے یہ نسخہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے اپنے عملی نمونہ سے درود شریف کی برکات ہمارے سامنے پیش فرما کر ہمیں اس طرف خاص طور توجہ دلائی ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ درود پڑھنے کے لیے اپنے آپ کو اس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہوگی جس سے درود فائدہ دیتا ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی پہچان بھی ہمیں ہونی چاہیے۔

اگر اس بات کو ہر مسلمان سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں، رنجشیں اور فساد خود بخود ختم ہو جائیں کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے لئے اور درجات بلند کروانے کے لئے دُرود کا حق ادا کرنا ہوگا اور حق ادا کرنے کے لئے ہمیں آپس کے کینے اور بغض بھی ختم کرنے ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُمّت کے فرد ہیں۔ کیا آنحضرت ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو منہ سے تو دُرود پڑھ رہے ہوں گے اور دل ان کے کٹے پھٹے ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئے تھے۔ آپؐ کے ماننے والوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (فتح: 30) یعنی آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور ملاطفت کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن کیا آج مسلمانوں کی ایسی حالت ہے کہ رحم کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہوں۔

(خطبہ جمعہ 2 جنوری 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- محمد مصطفےٰ میرا نبی ہے (منظوم)
- ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
- بنیادی مسائل کے جوابات
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ 2022ء
- مکرم الحاج ودراگو جبرئیل Nosyamba
- بیڈ منٹن (Badminton)
- مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھرنے والی کیاریاں
- اصلاح نامہ
- دعا کی برکت سے معجزانہ شفا

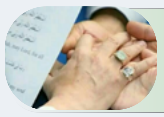

دربارِ خلافت

میرے عزیزوں کو، میرے گھر والوں کو، بیوی بچوں کو یہ پیغام دے دینا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قیمتی امانت ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک اور صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں، یہ بھی اُحد کا موقع ہے۔ اُحد کی جنگ میں بعض صحابہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونے کے بعد پھر اکٹھے ہوئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔صحابہ کو دیکھو کون کون شہید ہوا ہے اور کون کون زخمی ہوا ہے۔ اس پر بعض صحابہ میدان کا جائزہ لینے کے لئے گئے۔ ایک صحابی نے دیکھا کہ ایک انصاری صحابی میدان میں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ وہ اُن کے پاس پہنچے تو پتہ چلا کہ اُن کے بازو اور ٹانگیں کٹی ہوئی ہیں اور اُن کی زندگی کی آخری گھڑی ہے۔ اس پر وہ صحابی اُن کے قریب ہوا اور پوچھا کہ اپنے عزیزوں کو کوئی پیغام دینا ہے تو بتا دیں، مَیں اُن کو پہنچا دوں۔ اُن زخمی صحابی نے کہا کہ میں انتظار ہی کر رہا تھا کہ میرے پاس سے کوئی گزرے تو میں اُسے پیغام دوں۔سو تم میرے عزیزوں کو، میرے گھر والوں کو، بیوی بچوں کو یہ پیغام دے دینا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قیمتی امانت ہیں۔ جب تک ہم زندہ رہے، ہم نے اپنی جانوں سے اس کی حفاظت کی اور اب کہ ہم رخصت ہو رہے ہیں تو مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ یعنی عزیز رشتہ دار ہم سے بڑھ کر قربانیاں کر کے اس قیمتی امانت کی حفاظت کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ غور کرو، موت کے وقت جبکہ وہ جانتے تھے کہ بیوی بچوں کو کوئی پیغام دینے کے لئے اب اُن کے لئے کوئی اَور وقت نہیں ہے۔ ایسے وقت میں جب انسان کو جائیداد اور لین دین کے بارے میں بتانے کا خیال آتا ہے، جب لوگ اپنے پسماندگان کی بہتری کی تشویش اور فکر میں ہوتے ہیں، اُس وقت بھی اس صحابی کو یہی خیال آیا کہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں جان دے رہا ہوں اور عزیزوں کو پیغام دیتے ہیں کہ تم سے بھی یہی امید رکھتا ہوں کہ تم اس پر گامزن رہو گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے مقابلے میں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرو گے۔ پس جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے یہ قربانیاں کیں، وہ اُس پیغام کے لئے جو آپ لائے، کیا کچھ قربانیاں نہ کر سکتے ہوں گے اور انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا ہو گا؟ صحابہ نے اس بارے میں جو کچھ کیا، حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کی مثال کے طور پر میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ آپ کی وفات کی خبر صحابہ میں مشہور ہوئی تو اُن پر شدتِ محبت کی وجہ سے گویا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ حتّٰی کہ بعض صحابہ نے یہ خیال کیا کہ یہ خبر ہی غلط ہے کیونکہ ابھی آپ کی وفات کا وقت نہیں آیا، کیونکہ ابھی بعض منافق مسلمانوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس خیال میں مبتلا ہو گئے اور تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جو کہے گا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔ آپ آسمان پر گئے ہیں، پھر دوبارہ تشریف لا کر منافقوں کو ماریں گے اور پھر وفات پائیں گے۔ بہت سے صحابہ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو گئے اور کہنے لگے ہم کسی کو یہ نہیں کہنے دیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ بظاہر یہ محبت کا اظہار تھا مگر دراصل اُس تعلیم کے خلاف تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں صاف موجود ہے کہ اَفَاۡئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ (آل عمران:145) یعنی کیا اگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا اے مسلمانو! تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟

(خطبہ جمعہ 29/ نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دعا کا تحفہ

عذابِ قبر اور دیگر فتنوں سے پناہ کی دعا

حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق نماز میں اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق تشہّد کے بعد نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِن فِتۡنَةِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡمَاۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ

(بخاری کتاب الاستعاذہ)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مَیں گناہ سے اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 66)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

محمد مصطفےٰ میرا نبی ہے

جو سورج چاند تاروں میں بسی ہے
ترے چہرے کی ذاتی روشنی ہے

میں نازاں ہوں کہ میں خیر الامم ہوں
محمد مصطفےٰ میرا نبی ہے

تری خاطر بنے ہیں آسماں سب
تری خاطر ہی یہ دنیا سجی ہے

تری رحمت کے چرچے چار سو ہیں
تری امت سے دنیا کیوں ڈری ہے

تو ہی وہ جادو گر ہے، یہ عجب ہے
وہاں حیران اک بڑھیا کھڑی ہے

ہے یومِ فتح مکہ اور عدو ہیں
معافی عام ہے، اتنا سخی ہے

تجھے ختمِ نبوت سے نوازا
ترا ہی فیض ہے جو آخری ہے

تجھے پا کر خدا جو مل گیا ہے
تری ہم پر نوازش یہ بڑی ہے

ترے نقشِ قدم پر جو چلے گا
ابو بکر و عمر، عثماں، علی ہے

معوذ اور معاذ اپنے عزائم
تو طلحہ ہاتھ اپنا آہنی ہے

تری میں نعت لکھوں تو لگا یوں
تری مجھ پر عنایت دائمی ہے

فراز! اب حرفِ آخر بھی کہو نا!
خدا اور پھر محمد ہی سبھی ہے

اطہر حفیظ فراز

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام

سچائی، راستبازی، صداقت شعاری

قسط 40

اللہ تعالیٰ اصدق الصادقین ہے جس نے دنیا کو صدق کا پیغام دینے کے لئے قرآن کریم اور حضرت رسولِ کریم ﷺ کو نازل فرمایا اور حق کی آمد کے ساتھ باطل کے فرار کی پیش گوئی فرمائی:

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا ﴿۸۲﴾

(بنی اسرائیل:82)

حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہی ہے۔

محبوب خدا ﷺ بچپن سے ہی سچ بولا کرتے تھے۔ اور جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔ آپؐ کے شب و روز جس بستی میں گزرے اس کے مکین آپؐ کے اوصاف کریمانہ کی ستائش میں رطب اللسان تھے۔ آپؐ کی عزت کرتے تھے آپؐ کو پسند کرتے تھے۔ اچھی شہرت تھی۔ آپؐ حق گوئی کے اعتراف میں ''صادق اور امین'' کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ آپؐ کو صدوق بھی کہا جاتا تھا یعنی صادق کی اعلیٰ و ارفع صورت۔ تاریخ نے ایسے بے شمار واقعات محفوظ کئے ہیں جو آپؐ کی بے خوف، بے لاگ صداقت کے گواہ ہیں۔ جب آپؐ پہلی وحی کے بعد گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ساری کیفیت سنائی تو آپؓ نے جن الفاظ میں تسلی دی وہ آپؐ کی سچائی کی ناقابل تردید گواہی ہے۔ انہوں نے آپؐ کی چند صفات بیان کیں جن میں یہ اہم صفت بھی تھی کہ آپؐ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

(بخاری 95 کتاب التعبیر باب1)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کی سیرت و شمائل کے بارے میں فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ کہ آپؐ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہیں۔ آپؐ کی زندگی قرآن کریم کی تصویر اور تفسیر ہے۔ اسی لئے آپؐ کی نمایاں صفت حق گوئی، سچائی اور راست بازی ہے۔

نبی اللہ کا منصب عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قریبی عزیزوں کو پیغام دینے کا ارشاد فرمایا تو آپؐ نے ان کو دعوت پر بلایا۔ بات کا آغاز اس طرح کیا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر چھپا ہوا ہے تو کیا تم اسے تسلیم کرلو گے؟ کہا جاتا ہے کہ پہاڑ ایک ٹیلہ سا تھا اتنا بڑا نہیں تھا کہ اس کے پیچھے لشکر چھپ سکے۔ لیکن آپؐ کی راست گفتاری پرسب کو اتنا اعتبار تھا کہ بلا تردد بیک زبان بولے کہ ہاں ہم مان لیں گے۔ کیونکہ ہم نے آپؐ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اس گواہی کے بعد جب آپؐ نے وحدانیت کا پیغام دیا تو وہ مخالفت کے درپے ہوگئے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ اللھب)

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک دلیل سکھائی جو ماموروں اور فرستادوں کی سچائی یعنی صداقت شعاری کا ثبوت ہوتی ہے۔ اور کوئی بھی غور و فکر کرنے والا اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ فرمایا:

فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

(یونس:17)

اس سے پہلے میں تمہارے درمیان عمر کا ایک حصّہ گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ میں تو حق کی طرف بلانے پر مامور کیا گیا ہوں۔ جو شخص بچپن اور جوانی میں انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ بڑی عمر میں خدا پر جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟

اپنے قول و فعل سے صداقت شعاری کی چوٹی پر بیٹھ کر دعوتِ عام دیتے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

(توبہ:119)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

وہ جو حق پسند تھے صرف آپؐ کی پیشانی پر حق و صداقت کا نور اور آپؐ کا کردار دیکھ کر ایمان لے آتے جیسے کہ صدیق اکبر حضرت ابو بکرؓ نے حق پہچان لیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بچپن کے دوست تھے۔ انہوں نے جب آپؐ کے دعوی کے بارہ میں سنا تو آپؐ کے اصرار کے باوجود کوئی دلیل نہیں چاہی کیونکہ زندگی بھر کا مشاہدہ یہی تھا کہ آپؐ پاکباز اور سچے ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 صفحہ 164 دارالکتب العلمیہ بیروت)

''آپؐ کی دعوت پر حق قبول کرنے والا ہر مؤمن اس بات کا گواہ ٹھہرا کہ ہم آپؐ کو صادق مانتے ہیں۔ ایک دفعہ حق و صداقت کو پہچان کر آپؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر پھر جس طرح مصائب برداشت کرکے ثابت قدم رہے وہ بھی حیرت انگیز ہے کہ قلوب میں انشراح پیدا ہوجائے تو جان ارزاں ہو جاتی ہے۔

آپؐ کی راستبازی کی تابانی مؤمنین کو ہی مسحور نہیں کرتی تھی بلکہ آپؐ کے عقائد کو غلط سمجھنے والے بھی اختلاف کے باوجود آپؐ کی حق گوئی کے اعتراف پر مجبور تھے۔ ہجرت حبشہ کے وقت جب کچھ مسلمانوں نے آنحضور ﷺ کا تاریخی خط حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو دیا اور اسلام لانے کی دعوت دی تو اس نے پہلا سوال یہی کیا کہ جس نبی کا پیغام آپ لائے ہیں کیا اس نے نبوت سے پہلے کی زندگی میں کبھی جھوٹ بولا ہے؟ بے ساختہ جواب ملا نہیں نہیں۔ اُس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

ایک دفعہ قریش کا وفد نبی کریم ﷺ کی شکایت لے کر ابوطالب کے پاس آیا۔ ابو طالب نے آپؐ کو سمجھایا کہ قریش کی بات مان لو۔ نبی کریم ﷺ نے قریش سے فرمایا کہ اگر تم اس سورج سے روشن شعلہ آگ بھی میرے پاس لے آؤ پھر بھی میرے لیے اس کام کو چھوڑنا ممکن نہیں۔ آنحضرت ﷺ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت ﷺ یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 110-111)

شعب ابی طالب کے زمانہ میں جب محصوری کی حالت میں تیسرا سال ہونے کو آیا تو نبی کریمؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ابو طالب کو اطلاع دی کہ بنو ہاشم سے بائیکاٹ کا جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا اس کی ساری عبارت کو سوائے لفظ اللہ کے دیمک کھا گئی ہے۔ ابوطالب کو رسول اللہ کے قول پر ایسا یقین تھا کہ انہوں پہلے اپنے بھائیوں سے کہا کہ خدا کی قسم محمد ﷺ نے مجھ سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ یہ بات بھی لازماً سچ ہے۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ سرداران قریش کے پاس گئے اور انہیں بھی کھل کر کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تمہارے معاہدہ کو دیمک کھا گئی ہے۔ اس نے مجھ سے آج تک جھوٹ نہیں بولا، بے شک تم جاکر دیکھ لو، اگر میرا بھتیجا سچا نکلے تو تمہیں بائیکاٹ کا اپنا فیصلہ تبدیل کرنا ہوگا۔ اگر وہ جھوٹا ثابت ہو تو میں اُسے تمہارے حوالے کرونگا۔ چاہو تو اسے قتل کرو اور چاہو تو زندہ رکھو۔ انہوں نے کہا بالکل یہ انصاف کی بات ہے۔ پھر جاکر دیکھا تو جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، سوائے لفظ اللہ کے سارے معاہدہ کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ چنانچہ قریش یہ معاہدہ ختم کرنے پر مجبور ہوگئے۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ لابن جوزی صفحہ 198 بیروت)

ہرقل شاہ روم نے اپنے دربار میں جب ابوسفیان اس سے یہ سوال کیا کہ کیا تم نے اس مدعیٔ نبوت (آنحضرتؐ) پر اس سے پہلے کوئی جھوٹ کا الزام لگایا؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ دانا ہرقل نے اس جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں جانتا ہوں یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ اس نے لوگوں کے ساتھ تو کبھی جھوٹ نہ بولا ہو اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگ جائے۔

(بخاری بدء الوحی)

رسول اللہ ﷺ کا ایک جانی دشمن نضر بن حارث تھا جو دارالندوہ میں آپؐ کے قتل کے منصوبے میں بھی شامل تھا۔ کفار کی مجلس میں جب کسی نے یہ مشورہ دیا کہ ہمیں محمد (ﷺ) کے بارے میں یہ مشہور کر دینا چاہئے کہ یہ جھوٹا ہے تو نضر بن حارث سے رہا نہ گیا۔ وہ بے اختیار کہہ اٹھا کہ دیکھو! محمد (ﷺ) تمہارے درمیان جوان ہوا، اس کے اخلاق پسندیدہ تھے۔ وہ تم میں سب سے زیادہ سچا اور امین تھا۔ پھر جب وہ ادھیڑ عمر کو پہنچا اور اپنی تعلیم تمہارے سامنے پیش کرنے لگا تو تم نے کہا جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات کوئی نہیں مانے گا کہ وہ جھوٹا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد 1 صفحہ 320 مصر)

ایک دفعہ اپنے ایک سردار عتبہ کو نمائندہ بناکر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ اس نے کہا کہ آپؐ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں؟ آپؐ کی جو بھی خواہش ہے ہم پوری کرتے ہیں۔ آپؐ ان باتوں سے باز آئیں۔ حضورؐ تحمّل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپؐ نے سورۃ حٰم فُصِّلَتْ کی چند آیات تلاوت کیں، جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد و ثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو عتبہ نے آپؐ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اُٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جاکر کہا تمہیں پتہ ہے کہ محمد (ﷺ) جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آجائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن کرخاموش ہوگئے۔

(السیرۃ الحلبیۃ 13 جلد 1 صفحہ 303)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک بڑے یہودی عالم تھے۔ وہ مسلمان ہونے سے پہلے کا اپنا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضورؐ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو لوگ دیوانہ وار آپؐ کو دیکھنے

گئے، میں بھی ان میں شامل ہوگیا۔ آپؐ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی میں پہچان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب اطعام)

اس صادق نبی رحمت ﷺ نے اپنے متبعین کو بھی سچ بولنے اور جھوٹ سے نفرت کی قرآنی تعلیم دی: وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (الاحزاب:71)

اور تم ہمیشہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے، اور جھوٹ گناہ کی طرف اور گناہ جہنم کی طرف لے کر جاتا ہے اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کریم ﷺ کے رنگ میں رنگین کر کے بھیجا تھا۔ فرماتے ہیں:

’’وَمَنۡ فَرَّقَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَ الۡمُصۡطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیۡ وَمَا رَاٰی

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (ﷺ) میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہ پہچانا ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو حضرت رسول اکرم ﷺ کی کامل پیروی کرنے کا ارشاد ملا۔ فرماتے ہیں:

’’اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّ الدِّیۡنَ ھُوَ الۡاِسۡلَامُ وَاَنَّ الرَّسُوۡلَ ھُوَ الۡمُصۡطَفَی السَّیِّدُ الۡاِمَامُ۔ رَسُوۡلٌ اُمِّیٌّ اَمِیۡنٌ۔ فَکَمَا اَنَّ رَبَّنَا اَحَدٌ یَّسۡتَحِقُّ الۡعِبَادَۃَ وَحۡدَہٗ فَکَذٰلِکَ رَسُوۡلُنَا الۡمُطَاعُ وَاحِدٌ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ وَلَا شَرِیۡکَ مَعَہٗ وَاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ

(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ سردار امام ہے جو رسول امّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلّم ہے اور وہ واحد لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس بات میں واحد ہے کہ خاتم الانبیاء ہے۔‘‘

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164)

آپؑ کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے آپؑ کی اتباع میں صادق شاگرد کو وہ مقام ملا کہ صادق رسول اللہ ﷺ سے کامل مماثلت پیدا ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو سند صداقت عطا فرمائی۔ اسی اصدق الصادقین کے ارشاد پر آپؑ نے اعلان کیا:

’’کہہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں۔ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلدنمبر 1 صفحہ 664-665)

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کی حقانیت دنیا پر ظاہر کرنے کا کام بھی اپنے ذمے لیا۔ اُردو میں الہام فرمایا۔

’’میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلدنمبر 1 صفحہ 664-665)

رؤیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے صادق کے صدق کی چمک پھیلنے کی بشارت عطا فرمائی:

’’21 اکتوبر 1899ء کو ... مَیں نے خواب میں مجی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا... کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی کمر پر مَیں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ یہ خواب ہے اور اس کی تعبیر جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے مَیں محبت رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جیسا کہ مَیں نے صادق کو دیکھا ہے کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے اسی طرح وہ وقت قریب ہے کہ مَیں صادق سمجھا جاؤں گا اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔‘‘

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 4، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 505-506)

آپؑ کے اوصاف میں بھی سچائی اور راست بازی نمایاں نظر آتی ہے۔ منصب نبوت سے پہلے ہی قادیان کے لوگ عزیز و اقارب آپؑ کے تقویٰ و طہارت کے گرویدہ تھے۔ اس دعویٰ کے ساتھ ہی نیک طبعوں نے بغیر دلیل اور نشان کے آپ علیہ السلام کو سچا مان لیا۔ اور آپؑ کی سچائی پر شہادتیں دیں۔ آپؑ کی تحریر ہے:

’’مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیارام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے۔ گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں۔ مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاک خانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔ میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارا نہیں۔ میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی۔ اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہوگئی۔

وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ (الطلاق:4)

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مگر میں کیوں کر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کی سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرات نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے اعتقاد ہی اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے پاس تو ان بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں‘‘

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 478-480)

اپنے متبعین کو بھی سچ کی عادت ڈالنے اور جھوٹ سے نفرت کی تاکید فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج:31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز مُلَمَّع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے، تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں۔ تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 350 ایڈیشن 1985ء)

ایک اور جگہ فرمایا:

’’بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

ایک الہامی شعر میں صادق کی تعریف بتائی گئی۔

صادق آں باشد کہ ایامِ بلا
مے گذارد با محبّت باوفا

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 373)

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے۔

مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی مناسبت سے

یہ جو یوم فتح عظیم ہے یہ عطائے رب رحیم ہے
جو دعائیں کی تھیں مسیحؑ نے یہ وہی نشان عظیم ہے

وہ جو شہر بنایا تھا ڈوئی نے وہاں مسلمان کو دخل نہ تھا
اسی شہر کی کلید آج بدست امام کریم ہے

جو دعا تھی پاک مسیحؑ کی، گیا جس سے ڈوئی جہان سے
بنا آج ایک خدا کا گھر یہ وہی دعائے عظیم ہے

یہ دلیل صدق مسیح ہے یہ نشان دین متین ہے
نہ دکھاؤ دشمنی غافلو! کہ یہ نشان فتح عظیم ہے

شمسؔ! تو تو ذرہ خاک ہے تری آنکھ کیوں نمناک ہے
ترے دل میں عشق رسول ہے ترے دل میں رب رحیم ہے

ڈاکٹر محمد جلال شمسؔ۔ لندن

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط 35

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حدیث رسول ﷺ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ کے بارہ میں بعض غیر احمدی علماء بحث کرتے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کا قول نہیں اور اس کا حوالہ مانگتے ہیں۔ میں نے حوالہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے نہیں ملا۔ ہمیں ان غیر احمدی علماء کو اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 14 اپریل 2021ء میں اس سوال کے بارہ میں درج ارشاد فرمایا:

جواب: حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ مختلف کتب میں روایت ہوئی ہے مثلاً علامہ ملا علی قاری نے اپنے تصنیف الموضوعات الکبریٰ میں، حافظ شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی نے اپنی کتاب المقاصدُ الحسنة فی بیانِ کثیرٍ مِنَ الاحادیثِ المُشتهِرةِ علَى الألْسِنَةِ میں اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تالیف الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة میں اسے درج کیا ہے۔

حضور ﷺ کی اس حدیث کے بارہ میں بعض علماء سلف نے فضول بحثیں کر کے اور عجیب وغریب دلائل دے کر اس کے قول رسول ﷺ ہونے سے انکار کیا ہے اور اسے بعض سلف کا کلام قرار دیا ہے۔ جبکہ علماء کی یہ تمام بحثیں اور دلائل دوسری احادیث کی روشنی میں اور قرآن کریم میں بیان تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے قابل ردّ ٹھہرتی ہیں۔ لہٰذا علماء کی ان دلیلوں کی بناء پر اس حدیث کے حضور ﷺ کا قول ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

علماء کی دلیل یہ ہے کہ وطن کی محبت اور ایمان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وطن سے محبت تو کفار اور منافقین بھی کرتے تھے، حالانکہ ان کا ایمان سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں تھا۔ پھر وطن کی محبت کو ایمان کا حصہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

علماء سلف کی یہ دلیل اس لئے قابل قبول نہیں کہ احادیث کی مستند کتب میں مروی حضور ﷺ کی کئی ایسی حدیثیں ہیں جن کا مضمون اس مذکورہ بالا حدیث کے مضمون کی طرح مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کفار اور منافقین پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی یہ حدیث کہ حضور ﷺ نے فرمایا لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (صحیح بخاری کتاب الایمان) یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ (بخاری کتاب الایمان) یعنی حضور ﷺ ایک انصاری صحابی کے پاس سے گذرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے (حیاء کے بارہ میں نصیحت کرنا) چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا اپنے بھائی کیلئے وہی کچھ پسند کرنا جو انسان اپنے لئے پسند کرتا ہے یا حیاء کی صفت کو اپنانا صرف مومنوں کیلئے ہے اور کفار اور منافقین ایسا نہیں کر سکتے؟ یعنی اگر کوئی کافر یا منافق اپنے بھائی کیلئے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے یا کوئی کافر یا منافق حیاء کرنے والا ہو تو کیا اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کیونکہ ان باتوں میں کافر اور منافق بھی شامل ہو سکتے ہیں، اس لئے یہ احادیث (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے اقوال نہیں ہو سکتے۔

پھر قرآن وحدیث میں عہدوں کو پورا کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے اور اسے ایک اچھی صفت گردانا گیا ہے۔ اب اگر کوئی کافر یا منافق بھی اپنے عہد کو پورا کر دے تو کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ عہدوں کو پورا کرنے کی تاکید قرآنی حکم نہیں ہے یا حضور ﷺ کا قول نہیں ہے کیونکہ کفار اور منافقین بھی اس پر عمل کر رہے ہیں۔

پس علماء سلف کے ان دلائل کی بناء پر ہم ہرگز یہ ماننے کو تیار نہیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ کے نہایت پُرحکمت الفاظ پر مبنی حدیث حضور ﷺ کا قول نہیں۔ یہ یقیناً حضور ﷺ کے دہن مبارک سے ہی بیان ہونے والے الفاظ ہیں جنہیں مذکورہ بالا کتب نے بیان کیا اور ان کتب کے مکمل حوالہ جات آپ کے ازدیاد علم کیلئے میں یہاں درج کر رہا ہوں۔

1. المقاصدُ الحسنة فی بیانِ کثیرٍ مِنَ الاحادیثِ المُشتهِرةِ علَى الألْسِنَةِ، تالیف الامام الحافظ الناقد المورخ شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی المتوفیٰ 902 ھجری۔ کتاب الایمان
2. الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة، تالیف علامہ جلال الدین سیوطی، حرف الحاء۔ (جزء 1 صفحہ 9)
3. (الموضوعات الکبیر تالیف مُلّا علی القاری صفحہ 193-197 ناشر قرآن محل، اردو بازار، کراچی)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ کیا مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ قوم لوط کے دو شہروں سدوم اور عمورہ کے لوگوں کو ان کے گناہوں زنا اور ہم جنس پرستی وغیرہ کی پاداش میں جلا دیا گیا تھا اور کیا یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 26 اپریل 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے:

جواب: قرآن نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ حضرت لوط کی قوم کو جلایا گیا تھا بلکہ یہ بائبل کا بیان ہے۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ ”تب خداوند نے اپنی طرف سے سدوم اور عمورہ پر آسمان سے جلتی ہوئی گندھک برسائی۔ اس طرح اس نے ان شہروں کو اور سارے میدان کو، ان شہروں کے باشندوں اور زمین کی ساری نباتات سمیت غارت کر دیا۔ لیکن لوط کی بیوی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور وہ نمک کا ستون بن گئی۔“

(پیدائش باب 19 آیت 24-27)

اسی طرح لکھا ہے کہ ”اور یہ بھی دیکھیں گے کہ سارا ملک گویا گندھک اور نمک بنا پڑا ہے اور ایسا جل گیا ہے کہ اس میں نہ تو کچھ بویا جاتا نہ پیدا ہوتا اور نہ کسی قسم کی گھاس اُگتی ہے اور وہ سدُوم اور عمورہ اور اَدمہ اور ضبوئیم کی طرح اُجڑ گیا جن کو خُداوند نے اپنے غضب اور قہر میں تباہ کر ڈالا۔“

(استثناء باب 29 آیت 23)

گویا بائبل کے بیان کے مطابق ان لوگوں کو جلایا اور گندھک اور نمک بنا دیا گیا تھا۔ جبکہ اس کے مقابلہ پر قرآن کریم کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کے جرائم جن میں انبیاء کو مختلف طریقوں سے تنگ کرنا، انہیں بُرا بھلا کہنا، ان کا انکار کرنا، انہیں ان کے وطنوں سے نکال دینے کی دھمکی دینا، ان کے ساتھیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، راہگیروں کو لوٹنا،

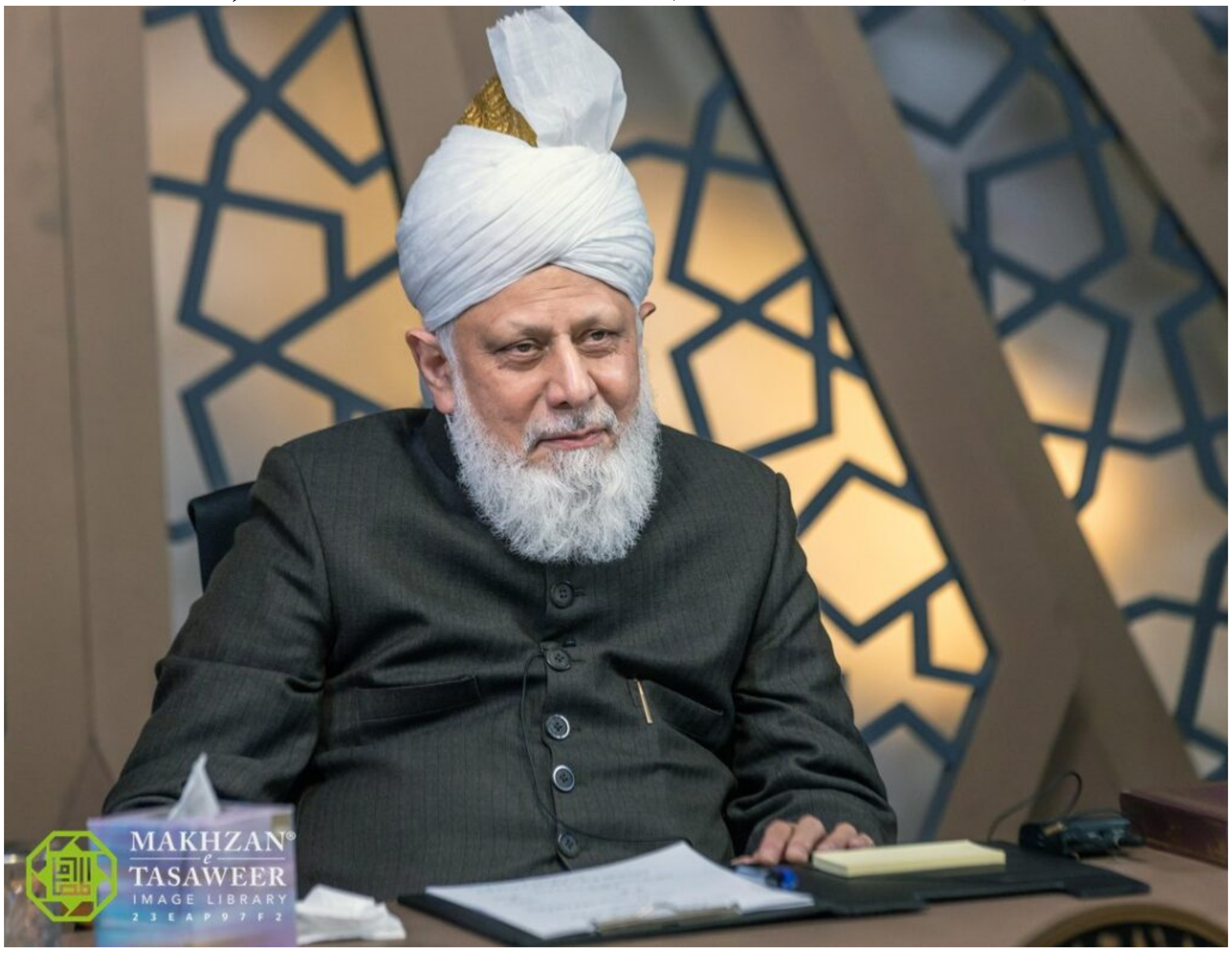

ہمسایوں اور مہمانوں کے ساتھ نہایت بُرا سلوک کرنا، کمزور لوگوں کو تنگ کرنا، بدفعلی اور ہم جنس پرستی میں مبتلا ہونا وغیرہ جیسے گناہ شامل تھے۔ انہیں ان گناہوں کی پاداش میں زلزلہ کے ذریعہ اس طرح تباہ کیا کہ ان کی بستیوں کو تہہ و بالا کر کے ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔ چنانچہ سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۶۸﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿۶۹﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ ﴿۷۰﴾ قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىۡۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۲﴾ لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۳﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ﴿۷۴﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿۷۵﴾

(الحجر: 68-75)

یعنی اور اس شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے اس (یعنی لوط) کے پاس آئے (اس خیال سے کہ اب اسے پکڑنے کا موقعہ مل گیا ہے) (جس پر) اس نے (ان سے) کہا (کہ) یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم (انہیں ڈرا کر) مجھے رسوا نہ کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تمہیں ہر ایرے غیرے کو اپنے پاس ٹھہرانے سے روکا نہ تھا۔ اس نے کہا (کہ) اگر تم نے (میرے خلاف) کچھ کرنا (ہی) ہو تو یہ میری بیٹیاں (تم میں موجود ہی) ہیں (جو کافی ضمانت ہیں)۔ (اے ہمارے نبی!) تیری زندگی کی قسم (کہ) یہ (تیرے مخالفین بھی) یقیناً (انہی کی طرح) اپنی بدمستی میں بھٹک رہے ہیں۔ اس پر اس (موعود) عذاب نے انہیں (یعنی لوط کی قوم کو) دن چڑھتے (ہی) پکڑ لیا۔ جس پر ہم نے اس بستی کی اوپر والی سطح کو اس کی نچلی سطح کر دیا اور ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت میں بیان ہونے عذاب کی حکمت بیان کرتے ہوئے اور سنگریزوں کی بارش کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لوط کی قوم نے چونکہ اعلیٰ اخلاق چھوڑ کر ادنیٰ اخلاق اختیار کئے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان کے شہر کے اوپر کے حصہ کو نیچے کر دیا اور کہا کہ جاؤ پھر نیچے ہی رہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں پتھر کیونکر گرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شدید زلزلہ سے بعض دفعہ زمین کا ٹکڑا اوپر اٹھ کر پھر نیچے گرتا ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوا۔ زمین جو پتھریلی تھی۔ اوپر اٹھی اور پھر دھنس گئی اور اس طرح وہ پتھروں کے نیچے آ گئے۔ یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ان کے گھروں کی دیواریں ان پر آ پڑیں۔ معلوم ہوتا ہے وہ لوگ پتھروں سے مکان بنایا کرتے تھے۔ سِجِّیل کہتے بھی ہیں اس پتھر کو جو گارہ سے ملا ہوا ہو۔ پس یہ ایسی دیواروں پر خوب چسپاں ہوتا ہے جن میں پتھر گارہ سے لگائے گئے ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 99)

ایک اور جگہ پتھروں کی بارش کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

یہ بارش دراصل پتھروں کی تھی جو ایک خطرناک زلزلہ کے نتیجہ میں ہوئی۔ یعنی زمین کا تختہ الٹ گیا اور مٹی سینکڑوں فٹ اوپر جا کر پھر نیچے گری اور اس طرح گویا مٹی اور پتھروں کی ان پر بارش ہوئی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 408)

پھر سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطِ ِۨالۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ لُوۡطٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۶۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۱۶۴﴾ وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶۵﴾ اَتَاۡتُوۡنَ الذُّكۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶۶﴾ وَتَذَرُوۡنَ مَا خَلَقَ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ‌ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالُوۡا لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰلُوۡطُ لَـتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُخۡرَجِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾ قَالَ اِنِّىۡ لِعَمَلِكُمۡ مِّنَ الۡقَالِيۡنَ ﴿۱۶۹﴾ رَبِّ نَجِّنِىۡ وَاَهۡلِىۡ مِمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ اِلَّا عَجُوۡزًا فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۱۷۲﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۱۷۳﴾ وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۱۷۴﴾

(الشعراء: 161-174)

یعنی لوط کی قوم نے بھی رسولوں کا انکار کیا۔ جبکہ ان کے بھائی لوط نے کہا کہ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغامبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس (کام) کے بدلہ میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تمام مخلوقات میں سے تم نے نروں کو اپنے لئے چنا ہے۔ اور تم ان کو چھوڑتے ہو جن کو تمہارے رب نے تمہاری بیویوں کی حیثیت سے پیدا کیا ہے (صرف یہی نہیں کہ تم ایسا فعل کرتے ہو) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم (انسانی فطرت کے) تقاضوں کو ہر طرح توڑنے والی قوم ہو۔ انہوں نے کہا، اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تو ملک بدر کئے جانے والوں میں شامل ہو جائے گا۔ (لوط نے) کہا (بہر حال) میں تمہارے عمل کو نفرت سے دیکھتا ہوں۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے اعمال سے نجات دے۔ پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو سب ہی کو نجات دی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں شامل ہو گئی۔ پھر (لوط کو نجات دینے کے بعد) سب دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی۔ اور جن کو (خدا کی طرف سے) ہوشیار کر دیا جاتا ہے (لیکن پھر بھی باز نہیں آتے) ان پر برسائی جانے والی بارش بہت بری ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں سورۃ الاعراف، سورۃ التوبہ، سورۃ ہود، سورۃ النمل، سورۃ العنکبوت، سورۃ ق اور سورۃ القمر میں بھی اس قوم کے گناہوں اور ان پر نازل ہونے والے خدائی عذاب کا ذکر آیا ہے۔

پس ان تمام قرآنی آیات کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قوم کو ان کے گناہوں کی پاداش میں زلزلہ اور مٹی و پتھروں کی طوفانی بارش کے ذریعہ ہلاک کیا گیا۔ آگ سے نہیں جلایا گیا تھا۔

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ جسم کے جس حصہ پر ٹیٹو بنوائے گئے ہوں، اس حصہ پر پانی جلد تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے ٹیٹو بنوانے والے شخص کے وضوء اور غسل جنابت کی تکمیل کے بارہ راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 16 مئی 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل اصولی ہدایات فرمائیں:

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ٹیٹو بنانا اور بنوانا تو ویسے ہی جائز نہیں ہے۔ احادیث میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے حصول کے خاطر جسموں کو گودنے والیوں اور گدھوانے والیوں پر لعنت کی ہے جو خدا کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس)

آنحضور ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا میں اور خاص طور پر جزیرہ عرب میں قسم قسم کے شرک کا زہر ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور مختلف قسم کی بے راہ رویوں نے انسانیت کو اپنے پنجہ میں جکڑا ہوا تھا اور عورتیں اور مرد مختلف قسم کی مشرکانہ رسومات اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا تھے۔ جس میں مشرکانہ طور پر برکت کے حصول کیلئے جسم، چہرہ اور بازو وغیرہ پر کسی دیوی، بت یا جانور کی شکلیں گندھوائی جاتی تھیں۔ یا معاشرتی بے راہ روی اور فحاشی کو فروغ دینے کی خاطر حسن کے حصول کیلئے ایسا کیا جاتا تھا۔

جائز حدود میں رہتے ہوئے انسان کا اپنی خوبصورتی کیلئے کوئی جائز طریق اختیار کرنا منع نہیں۔ لیکن جس حسن کے حصول پر حضور ﷺ نے لعنت کا انذار فرمایا ہے، اس کا یقیناً کچھ اور مطلب ہے۔ اس لئے ان چیزوں کی ممانعت میں بظاہر یہ حکمت نظر آتی ہے کہ ان کے نتیجہ میں اگر شرک جو سب سے بڑا گناہ ہے اس کی طرف میلان پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا ان امور کو اس لئے اپنایا جائے کہ اپنی مخالف جنس کو ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے تو یہ سب افعال ناجائز اور قابل مؤاخذہ قرار پائیں گے۔

جہاں تک ٹیٹو بنوانے کا تعلق ہے تو مرد ہو یا عورت اس کے پیچھے صرف یہی ایک مقصد ہوتا ہے کہ اس کی نمائش ہو اور اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے۔ اسی لئے لوگ عموماً ٹیٹو جسم کے ایسے حصوں پر بنواتے ہیں جنہیں وہ عام لوگوں میں کھلا رکھ کر اس کی نمائش کر سکیں۔ لیکن اگر کوئی ٹیٹو جسم کے ستر والے حصہ پر بنواتا ہے تو اوّل تو اس کے بنواتے وقت وہ بے پردگی جیسی بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے جو خلاف تعلیم اسلام ہے۔ نیز اس کے پیچھے بھی یہی سوچ ہوتی ہے کہ تا برائی اور افعال بد کے ارتکاب کے وقت اپنی مخالف جنس کے سامنے ان پوشیدہ اعضاء پر بنے ٹیٹو کی نمائش کی جا سکے۔ یہ تمام طریق ہی اسلامی تعلیمات کے منافی ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

علاوہ ازیں ٹیٹو کے کئی ظاہری اور میڈیکل نقصانات بھی ہیں۔ چنانچہ جسم کے جن حصوں پر ٹیٹو بنوایا جاتا ہے، اس جگہ جلد کے نیچے پسینہ لانے والے گلینڈ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور ٹیٹو بنوانے کے بعد جسم کے ان حصوں پر پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے، جو طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح بعض اوقات ٹیٹو چونکہ مستقل طور پر جسم کا حصہ بن جاتا ہے، اس لئے جسم کے بڑھنے یا سکڑنے کے ساتھ ٹیٹو کی شکل میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے، جس سے ٹیٹو بظاہر خوبصورت لگنے کی بجائے بدصورت لگنے لگتا ہے اور کئی لوگ پھر اسے وبال جان سمجھنے لگتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ لہٰذا ان وجوہ کی بناء پر بھی ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے۔

پس ایک مؤمن مرد اور عورت کیلئے اپنے جسم پر ٹیٹو بنوانا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی شخص نے احمدی ہونے سے پہلے اپنے جسم پر ٹیٹو بنوایا ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی سچی راہ دکھاتے ہوئے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی ہے تو اس کا یہ فعل اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ (یعنی سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا) کے زمرہ میں آئے گا۔ نیز پہلے سے بنے ہوئے ٹیٹو سے اس کے وضوء اور غسل جنابت کی تکمیل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس طرح خواتین کے نیل پالش لگانے سے ان کے وضوء پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نیل پالش لگے ہونے کے باوجود ان کا وضوء ہو جاتا ہے اسی طرح اس شخص کا بھی ٹیٹو کے ساتھ وضوء اور غسل جنابت ہو جائے گا۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2022ء

29/ستمبر 2022ء بروز جمعرات

قسط 4

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی نمازیں پڑھانے کے لیے اپنی رہائش گاہ سے مسجد تشریف لاتے ہیں اور پھر واپس جاتے ہیں تو راستے کے دونوں اطراف مختلف جگہوں پر احباب جماعت اور خواتین کھڑے ہوتے ہیں اور پیارے آقا سے عشق و محبت اور فدایت کا اظہار پر جوش والہانہ نعروں سے کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور اور ’’انّی معك یا مسرور‘‘ کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں اور مسلسل نعرے بلند ہو رہے ہوتے ہیں۔ بچیاں اپنی محبت کا اظہار اپنی دعائیہ نظموں سے کرتی ہیں۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں مختلف جگہوں پر بڑی تعداد میں مارکیز لگائی گئی ہیں۔ تین مارکیز میں احباب اور خواتین کے لیے نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دو بڑی مارکیز میں مردوں اور خواتین کے لیے علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن اور علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی ہیں اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کے لیے بھی مارکیز لگائی گئی ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے بھی ایک علیحدہ مارکی ہے۔ اس طرح مہمانوں کے کھانا کھانے کے لئے بھی ایک علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

امریکہ کے مختلف خطوں سے دو دو ہزار میل سے زائد فاصلوں سے احباب مرد و خواتین یہاں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور سارا سارا دن مارکیز میں گزار دیتے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ بڑے مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ یہاں آنے والا ہر ایک ان برکتوں سے فیض پا رہا ہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں فیملی ملاقاتوں کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں ملاقاتیں بھی شامل تھیں۔ فیملی ملاقاتوں میں چھ خاندانوں کے 27 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

گروپس ملاقاتیں

ان ملاقاتوں کے بعد مختلف گروپس کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ لجنہ کے گروپس کی تعداد چار تھی۔ مجموعی طور پر 28 خواتین نے شرف ملاقات پایا۔ یہ سبھی وہ خواتین تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھی اور مختلف 10 جماعتوں سے آئی تھیں۔ پاکستان سے آنے والی بعض خواتین نے بھی شرف ملاقات پایا۔

بعد ازاں مرد احباب نے بھی چار مختلف گروپس کی صورت میں ملاقات کی سعادت پائی۔ احباب کی مجموعی تعداد 43 تھی۔ یہ احباب زائن (Zion) کے علاوہ دیگر چودہ جماعتوں اور علاقوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

Kentucky سے آنے والے 492 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے اور Binghamton سے آنے والے 750 میل جبکہ سیاٹل (Seattle) سے آنے والے 2014 میل اور لاس اینجلس (Los Angeles) سے آنے والے 2046 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔ علاوہ ازیں پاکستان سے آنے والے معزز احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے شرف ملاقات پا رہے تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ان کی خوشی نا قابل بیان تھی۔

ملاقاتیوں کے تاثرات

• زائن (Zion) جماعت کے ایک دوست عثمان MBow صاحب نے بیان کیا کہ دو دن قبل جب ہم مسجد کے باہر کھڑے تھے تو حضور انور نے گزرتے ہوئے میری طرف اور میرے بیٹے کی طرف محض ایک لمحہ کے لیے دیکھا تھا اور پھر آج ہماری فیملی ملاقات ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کو دو دن پہلے مسجد کے باہر دیکھا تھا۔ میں حیران رہ گیا کہ حضور کو یہ چھوٹی سی بات کیسے یاد ہے۔

• ایک خاتون خالدہ بکر صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت عرصہ پہلے میں نے حضور انور کو خط لکھا تھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ میری آپ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں چاہتی ہوں کہ حضور یہاں زائن تشریف لائیں۔ آپ مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہمارے وہم و گمان میں نہ تھا کہ حضور زائن بھی آئیں گے۔ میں کتنی خوش نصیب ہوں کہ حضور سے میری ملاقات ہوگئی ہے۔

• ایک خاتون جو کہ جماعت کولمبس (Columbus) سے آئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خاص الٰہی لمحہ تھا۔ ہمیں کل تک معلوم ہی نہیں تھا کہ آج ہماری ملاقات ہے۔ ہماری ملاقات تو ایک معجزانہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے موصوفہ رونے لگ گئیں۔

• ایک دوست ریان احمد صاحب جو پاکستان سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں اس تجربے کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ جیسے ہی میں نے حضور انور کی طرف دیکھا تو اس دنیا میں نہ رہا اور بات کرنے کے لئے جو سوچا تھا سب کچھ بھول گیا۔

• شکاگو کے ایک دوست نعمان احمد صاحب نے کہا کہ ملاقات سے قبل میری یہ حالت تھی کہ مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ جونہی میں کمرے میں داخل ہوا حضور انور کا چہرہ دیکھا تو میں سانس لینے کے قابل ہوگیا۔

• حافظ عمران احمد صاحب جو میامی (Miami) سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کو بتایا کہ میں اس شعبے کا اسسٹنٹ پروفیسر ہوں جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی ہے یعنی زراعت تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زراعت تو ایک وسیع میدان ہے۔ آپ خاص طور پر کیا سکھاتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ فوڈ سائنس پڑھاتا ہوں۔

• ایک دوست Micheal Carpenter نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بیعت محض تین ماہ قبل کی تھی۔ نو احمدی ہوں۔ مجھے بالکل پتہ نہیں تھا کہ ملاقات میں کیا ہوتا ہے۔ ملاقات کیسے ہوگی۔ حضور انور سے مل کر اب مجھے یقین ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ نے خود چنا ہوا ہے۔

• شکاگو جماعت سے سید ثاقب صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ ملاقات میں رونے لگ گئی تھی۔ اہلیہ نے سولہ سال قبل بیعت کی تھی اور یہ افغانستان سے ہے۔ اس کو اس بات کا ڈر تھا کہ وہ اردو زبان صحیح طرح نہیں بول سکتی تو حضور انور کو اس کی بات سمجھ نہیں آئے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی اردو ٹھیک ہے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نو مبائعہ ہیں اب آپ یہ سمجھیں کہ آپ پیدائشی احمدی ہیں اور جو ایک پیدائشی احمدی سے توقعات ہوتی ہیں وہی آپ سے ہیں۔ ان توقعات کے مطابق عمل کریں۔

• ایک دوست عمران چوہدری صاحب کہنے لگے کہ میری خوشی کی تو انتہا نہیں ہے حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے میری بیٹی کے لیے رومال اور چاکلیٹ دی۔

• ایک دوست الطاف منیب صاحب Binghamton جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج میں نے حضور انور سے بات کی۔ حضور انور نے میری بات کو غور سے سنا اور مجھے اپنے مشوروں سے نوازا۔ مجھے اور کیا چاہیے تھا مجھے تو سب کچھ مل گیا۔

• جماعت Oshkosh سے آنے والے دوست حافظ انعام الحق صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں اپنے بارے میں فکر مند تھا لیکن حضور انور سے مل کر میری تمام پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔حضور انور کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔

احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات تھی۔ اس ملاقات کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا تھا۔حضور انور اس ہال میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منیب شریف صاحب نے کی۔

• اس کے بعد ایسوسی ایشن آف احمدی مسلم سائنٹسٹ کے صدر ڈاکٹر سہیل حسین صاحب آف سلیکون ویلی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ڈاکٹر صاحب موصوف اسٹین فورڈ یونیورسٹی کیلیفورنیا میں پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دسمبر 2019ء میں احمدیہ مسلم ریسرچ کانفرنس برطانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو حضور انور کے خطاب سے ہی ہم نے اس ایسوسی ایشن کے مرد اور خواتین ممبران نے اپنے مقاصد کو سامنے رکھا ہے اور ہم نے اپنا یہ مشن رکھا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اگلے اسلامی سنہری دور کی قیادت ان شاء اللہ العزیز احمدی مسلم سائنٹسٹ نے کرنی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم اپنے سالانہ پروگراموں میں قرآن اور سائنس سمپوزیم کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت جو ممبران یہاں بیٹھے ہیں وہ کتنے ہیں اور ان میں پی ایچ ڈی کتنے ہیں؟اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں 46 مرد اور 37 ممبران خواتین موجود ہیں اور اس 83 کی تعداد میں سے 35 پی ایچ ڈی ہیں۔

• اس کے بعد احمدی خواتین سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی صدر ڈاکٹر نصرت شریف صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ڈاکٹر نصرت صاحبہ فائزر (Pfizer) میں فارماسیوٹیکل کی سینئر پرنسپل سائنسدان ہیں۔

موصوفہ نے مرد اور خواتین دونوں ایسوسی ایشن کے مشترکہ وژن (Vision) کے بارے میں بتایا کہ ہم نے خلفائے احمدیہ کی خواہش کی بنیاد پر 100 پروفیسر عبدالسلام بنانے ہیں۔ اپنی اس کوشش کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈاکٹر نصرت صاحبہ نے دونوں ایسوسی ایشن کی آفیشل ممبر شپ کے موجود ڈیموگرافک (Demographic Data) کو پیش کیا اور بتایا کہ کم از کم دس امیدوار عبدالسلام موجود ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت کی جوبلی کے سال ہمارے پاس یہ سائنٹسٹ ہونے چاہئیں۔ 1989ء سے اب تک 33 سال ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگلے چند سالوں میں کم از کم ایک یا دو عبدالسلام ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں درج ذیل احمدی محققین نے اختصار کے ساتھ اپنی ریسرچ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی۔

• سب سے پہلے ڈاکٹر اطہر نوید ملک صاحب نے اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف ایم ٹی، پی ایچ ڈی، براؤن یونیورسٹی میں نیورو سرجری اور نیورو سائنسز کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

موصوف نے کوما (Coma) اور مختلف دماغی امراض کے علاج میں ایک غیر معمولی بہتری لانے کے لئے اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا۔موصوف نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابھی یہ تحقیق جاری ہے۔

• اس کے بعد ڈاکٹر آصف جمیل صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔ موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور ہارورڈ میڈیکل اسکول میں انسٹرکٹر ہیں۔

موصوف نے دماغی محرکات کے آلات (Brain Stimulation Devices) سے اعصابی اور نفسیاتی امراض کا علاج کرنے کے بارہ میں اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا اور عرض کیا کہ ابھی یہ ریسرچ جاری ہے۔

• بعد ازاں ڈاکٹر عبدالنصیر صاحب نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور آگسٹا یونیورسٹی میں فزکس کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔موصوف نے بتایا کہ وہ جسم کے تمام خلیات (Cells) خاص طور پر کینسر کے خلیات کی منتقلی کے پیچھے بنیادی طبعیات کو سمجھنے کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کی یہ تحقیق حال ہی میں دنیا کے مادی سائنس کے سب سے بڑے جریدے میں شائع ہوئی ہے۔جس کا عنوان ہے ’’فطری مواد‘‘

• اس کے بعد ڈاکٹر فیضان عبداللہ ہاگورا صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔موصوف ایم ڈی، پی ایچ ڈی، نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے پروفیسر اور چیف آف پیڈیاٹرک سرجری (Pediatric Surgery) اور نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں سینٹر فار گلوبل سرجری (Center For Global Surgery) کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنی ریسرچ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بچوں میں پہننے کے قابل سینسر (wearable Sensors) استعمال کر کے کسی بھی سرجری کے بعد کے نتائج کو بہتر بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

• بعد ازاں مجیب اعجاز صاحب جو ONE (Our Next Energy) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں۔ انہوں نے اپنی کمپنی کی الیکٹرک بیٹری ٹیکنالوجی (Electric Battery Technology) کے بارہ میں بتایا جو الیکٹرک گاڑیوں کے لیے ایک ہزار کلومیٹر کے سفر میں ایک ہی چارج پر مدد فراہم کرتی ہے۔

• اس کے بعد عدیل ملک صاحب جو Clearstep Inc کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ ضرورت مندوں کی دیکھ بھال کے لئے Artificial Intelligence کو استعمال کر رہے ہیں اور اس بارہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔

• بعد ازاں خواتین کی طرف سے ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔موصوفہ پی ایچ ڈی ہیں اور سینٹ جوزف یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور اس یونیورسٹی میں نیورو سائکو فار ما کولوجی لیب (Neuropsycho Pharmacology Lab) کی ڈارئکٹر ہیں۔موصوفہ نے بتایا کہ وہ مختلف نفسیاتی عوارض (Psychological Disorder) میں Stress کے کردار کا مطالعہ کرنے کے لیے مختلف سائنسی ماڈل استعمال کر رہی ہیں۔

• اس کے بعد اولیویا ولیمز باربر (Olivia Williams Barber) نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا کہ موصوفہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں (Environmental Engineering) میں پی ایچ ڈی کی Candidate ہیں۔موصوفہ نے اپنی ریسرچ کے حوالے سے بتایا کہ کس طرح گھر کے اندر جراثیم کش چھڑکنے (Spraying Disinfectant) سے Antibiotic Resistant Bacteria کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

• اس کے بعد نائلہ رزاق صاحبہ نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا موصوفہ yale یونیورسٹی میں Early Mediterranean Religions کی PHD Candidate ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسلام کے آغاز میں بحیرہ روم کے علاقے کا مطالعہ کرنے کے لیے Archeology میں نئے طریقے استعمال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے خاص طور پر ان ریسرچ کرنے والوں سے ان کے کام کے نتائج اور معاشرے پر اس کے اثرات کے بارے میں پوچھا۔

آخر پر ایسوسی ایشن نے حضور انور کی خدمت میں ایک آسٹرولیب پیش کیا۔ ایک ایسا آلہ جو پہلے زمانوں میں فلکیاتی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ ابتدائی مسلمان سائنس دانوں نے اسے ایجاد کیا تھا۔

ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا بعد ازاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی:عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن برکینا فاسو

یاد رفتگاں

ایک عاجز خدمت گزار

مکرم الحاج ودراگو جبرئیل Nosyamba

دراز قد، نرم خو، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے رکھنے والے محترم الحاج ودراگو جبرئیل صاحب 5/ جولائی 2022ء کو ہم سے رخصت ہوگئے۔ آپ برکینا فاسو کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور جماعت برکینا فاسو کے لئے ایک بزرگ کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ سے ملنے والے کو یہی احساس ہوتا کہ جیسے کسی شجر سایہ دار کے نیچے آگئے ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر عطا فرمائی، صحت اچھی رہی اور آخر دم تک چلتے پھرتے رہے۔

ابتدائی زندگی

آپ کی پیدائش 1936ء کو Pogoro گاؤں میں ہوئی۔ آپ موسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ برکینا فاسو میں موسی قبیلہ سب سے زیادہ تعداد میں پایا جاتا ہے۔ یہ قبیلہ اپنی رسم و رواج، عادات، اخلاقیات اور روایات کی بنا پر اہم ترین قبیلہ ہے۔ اپنے قبائلی بادشاہی نظم و نسق کے ساتھ برکینا فاسو کے بڑے علاقے پر اس قبیلہ نے برسوں حکومت کی ہے۔ اب بھی ان کا بادشاہی اور قبائلی نظام باقی سب قبائل سے مضبوط اور منفرد ہے۔ موسی لوگ اپنی روایات سے جڑے اور ان کا احترام کرنے والے ہیں۔ موسی قبیلہ کے لوگوں کو بچپن سے ہی اپنے چیف کی کامل اطاعت کا درس دیا جاتا ہے اس لئے بالعموم عملی زندگی میں اس قبیلہ کے لوگ اطاعت گزار اور اپنے بڑوں کی عزت کرنے والے شمار ہوتے ہیں۔

الحاج جبرئیل صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں آپ آئیوری کوسٹ چلے گئے جہاں آپ گودی مزدور (Doker) کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

قبول احمدیت

ایک مخالف مولوی کی زبانی 1969ء میں آپ تک جماعت احمدیہ پیغام پہنچا جب برکینا فاسو سے جانے والے ایک مولوی سدی مایگا (Sidi Maiga) نے آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت آبی جان کی ایک مسجد میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اسلام کے خلاف کام کرنے والا ایک نیا مذہب قرار دے دیا۔ اسی سال الحاج بخاری صاحب نے آبی جان میں ایک دیوار پر یہ فقرہ لکھا ہوا دیکھا ”la vraie religion, c'est l'Islam“ یعنی حقیقی اور سچا مذہب اسلام ہے۔ آپ نے اسی وقت اس جگہ جانے کا فیصلہ کیا اور اندر داخل ہوتے ہی جس شخص سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ امیر و مبلغ انچارج آئیوری کوسٹ مکرم محمد افضل قریشی صاحب تھے۔ آپ نے امیر صاحب سے سوال کیا کہ کیا وہ یہاں قرآن مجید پڑھنا سیکھ سکتے ہیں اور اس کے لئے کتنی فیس لگے گی۔ قریشی صاحب نے کہا کہ ضرور پڑھ سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ جب آپ مقررہ دن قرآن مجید پڑھنے کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس پہنچے تو آپ نے قرآن مجید پڑھنے کے بعد صف پر رکھ دیا۔ قریشی صاحب نے قرآن مجید اٹھا کر رحل پر رکھا اور بتایا کہ قرآن مجید کے ادب اور احترام کے پیش نظر اسے زمین پر نہیں بلکہ اونچی اور صاف ستھری جگہ پر رکھتے ہیں۔

الحاج جبرئیل صاحب نے اس ملاقات سے دو باتیں سیکھیں کہ مخالفانہ پروپیگنڈے کے برخلاف احمدی قرآن مجید کی زیادہ عزت کرنے والے ہیں۔ دوسرے احمدی ہر ایک کو خواہ اسے وہ جانتے بھی نہ ہوں بلا معاوضہ قرآن کریم کی تعلیم دینے اور پڑھانے کو تیار ہیں۔ ان دونوں باتوں نے آپ کو احمدیت کے قریب کر دیا۔ چنانچہ 1970ء میں آپ نے بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ میں جماعتی خدمات

آپ کو آئیوری کوسٹ میں پانچ امراء جماعت کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ 1971ء سے 1993ء تک نیشنل مجلس عاملہ کے ممبر رہے (جس کے بعد وہ برکینا فاسو منتقل ہو گئے) اور درج ذیل شعبہ جات میں خدمات کی توفیق پائی۔

- سیکرٹری ضیافت 1971ء تا 1993ء
- سیکرٹری تربیت 1991ء تا 1993ء

آپ نے اپنے آئیوری کوسٹ میں قیام کے دوران 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات پایا۔ اسی طرح 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کا اعزاز ملا جبکہ 1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام سے ملاقات ہوئی۔

برکینا فاسو میں جماعت کے قیام کی کوشش

آپ کو آئیوری کوسٹ میں رہنے والے اپر وولٹا کے احمدی احباب کے ساتھ مل کر برکینا فاسو جو اس وقت اپر وولٹا کہلاتا تھا میں جماعت کے قیام کے لئے کوشش کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس وقت حکومتی پابندیوں کی وجہ سے اپر وولٹا میں کسی مذہبی جماعت کی رجسٹریشن کروانا آسان کام نہیں تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر جماعت گھانا کی کوششوں سے 1986ء میں جماعت کی رجسٹریشن اپر وولٹا (موجودہ برکینا فاسو) میں ہوگئی۔

تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ

آئیوری کوسٹ میں آپ کو مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ابو بکر سانوگو صاحب لوکل مبلغ اور آدم معاذ کولی بالی کے ساتھ آئیوری کوسٹ کی جماعتوں کے تبلیغی دورے کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس طرح آپ نے آئیوری کوسٹ کے تقریباً ہر علاقے کا دورہ کیا اور پیغام حق پہنچانے کی سعادت پائی۔

اپر وولٹا سے آنے والے احمدیوں کی مدد

اپر وولٹا سے کئی احمدی روزگار کی تلاش میں آئیوری کوسٹ جاتے رہتے تھے۔ ایسے ضرورت مندوں کے لئے آئیوری کوسٹ میں آپ ایک امید کی کرن تھے۔ لوگوں کو اپنے پاس جگہ دیتے، کھانے پینے کا بندوبست کرتے اور بعض کو کام بھی تلاش کر کے دیا۔

برکینا فاسو میں خدمات

برکینا فاسو میں آپ کو پانچ ادوار امارت میں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ 1994ء سے 2018ء تک نیشنل مجلس عاملہ کے ممبر رہے۔ آپ کو درج ذیل حیثیتوں سے خدمات کا موقع ملا۔

- سیکرٹری ضیافت 1994ء تا 2006ء
- سیکرٹری امور عامہ 2006ء تا 2018ء

علاوہ ازیں آپ کو زعیم انصار اللہ واگادوگو شہر بھی خدمات کی توفیق عطا ہوئی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت

1999ء میں آپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں جماعت برکینا فاسو کی نمائندگی میں شرکت کا موقع ملا۔ اسی طرح انٹرنیشنل مجلس شوریٰ میں بھی شریک ہوئے۔ 2008ء میں آپ کو گھانا کا سفر اختیار کرنے، جلسہ میں شرکت کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرف باریابی عطا ہوا۔

گھر میں نماز سنٹر کا قیام

آپ نے اپنے گھر کے ایک حصہ کو نماز سنٹر بنایا ہوا تھا جہاں اردگرد کے احمدی احباب نماز باجماعت کے لئے آجاتے تھے۔ آپ 1993ء سے 2022ء میں اپنی وفات تک اس سنٹر میں نماز کی امامت کراتے رہے۔

برکینا فاسو میں تبلیغی دورے

آپ کو برکینا فاسو کے پہلے امیر جماعت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب لے کر موجودہ امیر جماعت مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب کے ساتھ برکینا فاسو کے متعدد تبلیغی و تربیتی دورے کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

مکرم یعقوبا Traore سیکرٹری ضیافت بیان کرتے ہیں۔

”مکرم جبریل سعید صاحب کی وفات کے موقع پر میں اور الحاج ودراگو جبرئیل برکینا فاسو کی نمائندگی میں تعزیت کے لئے گھانا گئے۔ دوران سفر مکرم الحاج جبرئیل صاحب نے بیان کیا کہ وہ برکینا فاسو کے پہلے امیر مکرم محمد ادریس صاحب اور مبلغین کے ساتھ تبلیغی دوروں پر جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دورے پر جانا تھا۔ حسب پروگرام جب مربی صاحب ان کے گھر پہنچے تو اس وقت ان کا ایک بچہ شدید بیمار تھا۔ لیکن انہوں نے اپنا بیگ اٹھایا اور چل پڑے۔ آپ کی اہلیہ نے پوچھا کہ آپ اس حالت میں ہمیں چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے تبلیغی دورے پر جانا ہے۔ اور یہ دورہ زیادہ اہم ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ خود ہی بچے کی حفاظت فرمائے گا اور شفا عطا کرے گا۔ میں اس کے کام سے جا رہا ہوں۔ آپ اہلیہ اور بچے کو اس حالت میں چھوڑ کر دورے پر چلے گئے۔ جب چند دن بعد دورہ مکمل کر کے واپس آئے اور گاڑی گھر کے دروازے پر آئی تو اسی بچے نے دروازہ کھولا جو چند دن پہلے بستر مرگ پر تھا۔“

مخلص، دعاگو، صائب الرائے وجود

مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

”الحاج ودراگو جبرئیل صاحب سے خاکسار کا سب سے پہلا تعارف 1998ء میں ہوا جب مکرم محمد ادریس شاہد صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے خاکسار کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا جبکہ الحاج ودراگو جبرائیل صاحب ناظم خوراک تھے۔ آپ نے بڑے احسن رنگ میں ساری خدمات انجام دیں اور مہمانوں کی خوب خاطر مدارت کی۔ اس جلسہ کے بعد میرے ان کے ساتھ تعلقات مضبوط تر ہوتے گئے۔ ان کے پاس ایک پرانا موٹر سائیکل تھا اس پر

عید الفطر 2 مئی 2022ء کے موقع پر بچوں میں تحائف تقسیم کرتے ہوئے

ہر جماعتی پروگرام میں شامل ہوتے اور سب لوگوں سے پہلے پہنچتے۔ 2000ء میں جب خاکسار کو امیر جماعت برکینا فاسو مقرر کیا گیا تو آپ ہر کام میں میرے مدد و معاون بن گئے۔ امور عامہ، رشتہ ناطہ کے ساتھ ساتھ ہر وہ ذمہ داری جو آپ کے سپرد ہوئی اسے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ ساری جماعت میں آپ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ بہت مخلص دعاگو اور فعال احمدی تھے۔ آپ ایک صاحب الرائے وجود تھے۔ اس لئے ہر کام میں آپ کی معاونت میرے لئے بہت سود مند رہی۔ جب خاکسار کی تقرری مالی میں ہوگئی تو ہمیشہ میرے بیٹے سعود احمد کے ذریعہ پیغام بھجواتے کہ وہ میرے لئے بہت دعا کرتے ہیں۔ میرا بیٹا جو برکینا فاسو میں زیر تعلیم تھا اسے اکثر جمعہ کے بعد بہت پیار سے ملتے اور بہت تفصیلی حالات دریافت کرتے اور بہت دعائیں دیتے۔

آپ ہمیشہ جمعہ پر بروقت حاضر ہونے کی کوشش کرتے۔ کچھ عرصہ سے صحت کافی خراب تھی اور کمزوری بھی زیادہ تھی۔ اس سال رمضان المبارک کے آخری دنوں میں خاکسار آپ کو ملنے گیا تو کافی دیر آپ کے پاس بیٹھا رہا اور بتایا کہ اس سال پہلی دفعہ جماعت واگادوگو بستان مہدی میں عید کی نماز پڑھنے کا پروگرام بنا رہی ہے دعا کریں کہ آسانی ہو اور لوگ بسہولت پہنچ جائیں۔ خیال تھا کہ شاید آپ صحت کی خرابی کی وجہ سے نماز عید کے لئے نہیں آسکیں گے۔ لیکن عید والے دن آپ بروقت عیدگاہ پہنچ کر پہلی صف میں تشریف فرما تھے۔ ہم سب آپ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ نماز عید کے بعد بچوں کے لئے عید کے تحائف کا انتظام تھا۔ کچھ بچوں کو یہ تحائف آپ کے ہاتھ سے دلوائے۔ یہ آپ کی آخری نماز عید ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔''

خدمات کا اعتراف

آپ کی خدمات کے اعتراف میں جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2021ء کے موقع پر جماعت کی طرف سے ایک یادگاری شیلڈ آپ کو تحفہ دی گئی۔ روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں جلسہ سالانہ برکینا فاسو کی رپورٹ میں اس کارروائی کا تذکرہ یوں بیان ہے:

''برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے قیام کی خاطر غیر معمولی قربانی کرنے والے دو ابتدائی احمدی بزرگ مکرم الحاج Ouedraogo جبریل صاحب اور مکرم الحاج سانفو قاسم صاحب کا تفصیلی تعارف حاضرین جلسہ کو کروایا گیا تا کہ نئی نسل ان بزرگوں کی قربانیوں کو یاد رکھے۔ اس موقع پر ان دونوں بزرگوں کو مکرم امیر جماعت برکینافاسو کی طرف سے یادگاری شیلڈز دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔''

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 19 مئی 2021ء)

JAMA'AT ISLAMIQUE AHMADIYYA BURKINA FASO

Amour pour tous, haine pour personne

Attestation de Remerciements

Décernée à El-Hadj OUEDRAOGO Djibril,

en reconnaissance de son engagement, sa dévotion et sa ferveur au service de la Jama'at Islamique Ahmadiyya du Burkina Faso. Vous êtes pour nous et les générations futures un exemple de dévotion pour la cause d'Allah

Qu'Allah vous récompense pour vos efforts, vous accorde une longue vie et vous permette de servir davantage la Jama'at. Amine

Fait le 04 avril 2021, à Ouagadougou

Amir et Missionnaire en Chef Burkina Faso

سند امتیاز

آپ کی وفات 5/جولائی 2022ء کو اپنی رہائش گاہ پر ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی وفات پر دور نزدیک سے احباب جماعت اور غیر از جماعت کی کثیر تعداد تعزیت کے لئے آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو سلطان نصیر اور مخلصین عطا فرماتا چلا جائے۔

قمر شعیب

بیڈمنٹن (Badminton)

یہ کھیل پہلی بار 1870ء سے 1873ء کے درمیان شروع ہوا۔ سب سے پہلے اس کھیل کو انگلینڈ آرمی کے عہدیداروں نے کھیلا اور جب یہ ہندوستان آتے تب بھی اس کو کھیلتے۔ جس ٹاؤن میں کھیلتے اس کو poona کہتے تھے۔ اس کھیل کا نام ڈیوک آف بیوفورڈ کے نام پر بیڈمنٹن رکھا گیا ہے۔ 1893ء میں اس کھیل کے اصول بنانے کے لیے انگلینڈ میں بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا 1889ء میں اس کا پہلا میچ کھیلا گیا 1900ء میں سنگل مقابلوں کو بھی شامل کر لیا گیا جبکہ 1904ء میں انگلینڈ آئرلینڈ چیمپین شپ میچ ہوا۔ 1934ء میں IBF کا قیام عمل میں آیا جس میں نو ملکوں کی نمائندگی تھی جن میں انگلینڈ آئرلینڈ، ویلز، ہالینڈ، ڈنمارک، نیوزی لینڈ، سکاٹ لینڈ، اور فرانس شامل تھے جبکہ 1948ء میں پہلا Thomas cup IBF منعقد ہوا جس کو

team championship world men's

کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے بعد بہت سارے عالمی کپ منعقد کروائے جاتے رہے۔ جن میں (uber cup)(sudir cup) شامل ہیں۔ 1966ء میں اس کو کامن ویلتھ گیمز میں بھی شامل کر لیا گیا۔ 1992ء میں باقاعدہ طور پر اس کو اولمپکس میں بھی شامل کر لیا گیا اولمپکس میں سب سے پہلا گولڈ میڈل ملائشیا نے جیتا۔ 1977ء سے لے کر اب تک چین سب سے زیادہ میڈلز جیتنے میں کامیاب ہوا ہے۔ 61 سونے، 42 سلور 64 برانز کے میڈل جیتے ہیں۔ چین میں یہ کھیل 2000 سال سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ امریکہ میں اس کھیل کو مقبولیت 1929ء میں ملی۔ دنیا بھر میں بیڈمنٹن دوسرے نمبر پر کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کے 2 کروڑ 25 لاکھ کے قریب افیشل کھلاڑی ہیں جو زیادہ تر ایشیاء اور ساوتھ کوریا میں موجود ہیں۔ 24 ستمبر 2006ء کو IBF میٹنگ میں اس فیڈریشن کا نام IBF سے BWF رکھ دیا گیا۔

رینکنگ (Ranking)

موجودہ رینکنگ کے مطابق ڈنمارک کے viktor axelsen پہلے جاپان کے kento momota دوسرے اور ڈنمارک کے ander antonsen تیسرے نمبر پر ہیں۔

بیڈمنٹن شٹل کاک اور ریکٹ کے ساتھ کھیلی جاتی ہے اس کا گراونڈ 44 فٹ لمبا اور 20 چوڑا ہوتا ہے اس کو دو برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کے درمیان جالی کا بنا ہوا نیٹ ہوتا ہے جس کی اونچائی 5 فٹ 1 انچ ہوتی ہے۔

Shuttlecock

بیڈمنٹن جس سے کھیلی جاتی ہے اس کو شٹل کاک کہتے ہیں شٹل کاک مرغی اور بطخ کے پروں سے بنتی ہے اس کے علاوہ مصنوعی مرکب سنتھیٹک سے بھی بنائی جاتی ہے۔ ایک شٹل کاک میں 16 پر ہوتے ہیں جس کا وزن 5 گرام کے برابر ہوتا ہے اس کے پروں کی لمبائی 6.2 سے 7 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔

ریکٹ (Racket)

ریکٹ کو آئرن دھات سے تیار کیا جاتا ہے جس کی لمبائی 680 ملی میٹر اور چوڑائی 230 ملی میٹر ہوتی ہے جبکہ اس کا وزن 70 سے 80 گرام ہوتا ہے۔ ریکٹ کے چار حصے ہوتے ہیں؛

1. Handle
2. Snoft
3. Throat
4. Heads

قواعد (Rules)

- اس کھیل کو کم از کم 2 لوگ اور زیادہ سے زیادہ 4 لوگ کھیل سکتے ہیں۔
- ٹاس کے ساتھ میچ شروع ہوتا ہے۔
- ہر سروس Diagonally ہوتی ہے اور سروس Below the waist کی جاتی ہے۔
- ہر سروس کے بعد پوائنٹ شمار کیا جاتا ہے۔
- ایک میچ تین سیٹوں پر مشتمل ہوتا ہے ہر سیٹ میں 21 پوائنٹ ہوتے ہیں۔
- اگر ایک سیٹ میں 20 نمبر برابر ہو جائیں تو جس ٹیم یا کھلاڑی کے پہلے دو نمبر اوپر ہوں گے وہی سیٹ جیتے گا۔
- کوئی بھی کھلاڑی دوران میچ نیٹ کو ٹچ نہیں کرسکتا۔
- Shuttlcock اگر ریکٹ پر stil ہو جائے تو دوسرے کھلاڑی کو نمبر دیا جاتا ہے۔

امۃ الشافی رومی۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت

بزم ناصرات

مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھرنے والی کجیاں

دنیا میں بہت سے لوگ آتے ہیں اور اپنی زندگیاں گزار کر چلے جاتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو ان کے بہتر مستقبل کی خوشخبری ان کے حال میں ہی دے دی جاتی ہے۔ جی ہاں! میں ناصرات کی ان بچیوں کا ذکر کر رہی ہوں جنہوں نے آج سے تقریباً 38 سال قبل نئے مراکز کی تحریک میں اپنی جمع شدہ رقم جو کہ کجیوں میں جمع کی گئی تھی خوشی خوشی دے دی تھی۔ یہ محض خدا کا فضل اور اسلام واحمدیت کی پیاری تعلیم کی برکت ہے کہ احمدی بچوں کو بچپن سے ہی مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ جماعتی جلسے ہوں یا ذیلی تنظیموں کے اجلاس ان امور کی طرف بخوبی توجہ دلائی جاتی ہے اور گھروں میں بڑے، بزرگوں کے قابل تقلید نمونے بھی موجود ہوتے ہیں۔

خدا کے فضل سے ہمارا بچپن بھی ایسے ہی پاک اور روحانی ماحول میں گزرا جب ہم اپنے جیب خرچ کے پیسے، عیدی اور کلاس میں پاس ہونے پر ملی انعام کی رقم اکثر سنبھال لیا کرتے تھے اور اپنے چندے وغیرہ انہیں پیسوں سے دیا کرتے تھے۔

یہ آج سے تقریباً 38 برس پہلے کی بات ہے جب ہم ناصرات میں تھے۔ ہماری اور ہماری سہیلیوں کی عمریں تقریباً 9 سے 11-12 اور زیادہ سے زیادہ 14-15 سال تک کی ہوں گی۔

یہ ناصرات کی ان بچیوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنی جمع شدہ رقم جو کہ کجیوں میں جمع کی ہوئی تھی خوشی خوشی نئے مراکز کی تحریک میں دے دی تھی۔ آخر یہ جذبہ کیوں نہ ان کے اندر پیدا ہوتا انہوں نے اپنی ماؤں کو مالی تحریکات میں خوشی خوشی اپنے زیور قربان کرتے دیکھا تھا پھر ان کی سیکرٹری ناصرات مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ حال مقیم جرمنی (صدر لجنہ مجلس گروس اُم شٹڈ ریجن ہیسن سوڈ) نے انہیں اس رنگ میں اس پیاری تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ سب خوشی خوشی اس تحریک میں چندہ دینے کیلئے تیار ہوگئی تھیں۔

مجھے یاد ہے جب میں نے اپنی کجی توڑی تو میری کجی میں سے جمع شدہ رقم صرف 34 روپے نکلے تھے اسی طرح میری بہن امۃ الہادی شیریں اور ہماری سہیلیوں عطیۃ القیوم ناصرہ، شاہدہ رحمٰن زبدہ اور فہمیدہ فردوس کی کجیوں سے بھی تقریباً اتنی ہی ملتی جلتی جمع شدہ رقم نکلی تھی۔ ہم سے چھوٹی بھی کچھ بچیاں تھیں جنہوں نے اس تحریک میں چندہ دینے کیلئے خوشی خوشی اپنی کجیاں توڑی تھیں۔ ان بچیوں میں امۃ الواسع شائلہ، امۃ الہادی غزالہ، قیصرہ عدن، ناصرہ پروین، امۃ النور شبانہ وغیرہ تھیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی بچیاں تھیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا۔ گو کہ ان کے نام یہاں درج نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ خلیفہ وقت کی دعاؤں سے ضرور ان کا مستقبل روشن ہوگا۔

جی بالکل! چند کوڑیاں جو ہم بچیوں نے نئے مراکز کی تحریک میں دی تھیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئیں کہ آپ نے ان کے بدلہ میں ہمیں ہمارے دین اور دنیا ہر دو لحاظ سے روشن مستقبل کی نوید سنادی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم اپنی زندگیوں کے نئے موڑ میں قدم رکھ رہی تھیں اور اس وقت خلیفۂ وقت کے پیارے الفاظ ہمارے لئے بہت اعزاز اور ہمیشہ کیلئے بہت سکون و اطمینان کا احساس دلانے والے تھے جو پیارے حضور نے ہمارے لئے فرمائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پیارے الفاظ ہمیں ہمیشہ یاد رہتے ہیں اور ہم سب گواہ ہیں اس بات کی کہ ہمارے پیارے خدا نے ہمیں اپنے فضلوں سے بہت نوازا ہے اور آج یہ بات ہم اپنے بچوں کو بتاتے ہوئے بے حد خوشی اور فخر محسوس کرتی ہیں۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہندوستان تشریف لائے اور صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا۔

’’خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کی لجنات میں سے سب کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن قادیان کی لجنہ کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ مالی قربانی میں یہ بے مثل نمونے دکھانے والی ہے۔ قادیان کی جماعت ایک بہت غریب جماعت ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک کی جائے یہاں کی خواتین اور بچیاں ایسے ولولے اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتی ہیں کہ بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو روک دوں کہ بس کرو تم میں اتنی استطاعت نہیں ہے اور واقعتاً مجھے خوشی کے ساتھ ان کا فکر بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ جس کی خاطر انہوں نے قربانیاں کی ہیں وہ جانے۔ وہ جانتا ہے کہ کس طرح ان کو بڑھ چڑھ کر عطا کرنا ہے۔ وہی اللہ اپنے فضل کے ساتھ ان کے مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھر دے گا۔ ایک موقع پر جب میں نے مراکز کیلئے تحریک کی تو احمدی بچیوں نے جو چھوٹی چھوٹی کجیاں بنا رکھی تھیں۔ عجیب نظارہ تھا کہ گھر گھر میں وہ کجیاں ٹوٹنے لگیں۔ اور دیواروں سے مار مار کے کجیاں توڑ دیں۔ چند پیسے، چند ٹکے جو انہوں نے اپنے لئے بچائے تھے وہ دین کی خاطر پیش کر دئے۔ ہمارا رب بھی کتنا محسن ہے، کتنا عظیم الشان ہے! بعض دفعہ بغیر محبت اور ولولے کے کروڑوں بھی اس کے قدموں میں ڈالے جائیں تو وہ رد کر دیتا ہے، ٹھوکر بھی نہیں مارتا ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر ایک مخلص ایک غریب پیار و محبت کے ساتھ اپنی جمع شدہ پونجی چند کوڑیاں بھی پیش کرے تو اسے بڑھ کر پیار اور محبت سے قبول کرتا ہے۔ جیسے آپ اپنے محبت کرنے والے اور محبوبوں کے تحفوں کو لیتی اور چومتی ہیں۔ خدا کے بھی چومنے کے کچھ رنگ ہوا کرتے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان معنوں میں خدا نے ان چند کوڑیوں کو ضرور چوما ہوگا‘‘

(جلسہ سالانہ مستورات قادیان خطاب فرمودہ 27 دسمبر 1991ء)

پیاری ناصرات! ہم جس مذہب اور عقیدے سے تعلق رکھتی ہیں وہ سب سے افضل نبی کا لایا ہوا سب سے اکمل مذہبِ اسلام ہے۔ اور اس کی تعلیمات ایسی پیاری ہیں کہ ان کو اپنا کر ہم اپنی دین و دنیا دونوں سنوار سکتی ہیں اور سب سے بڑھ کر خلافت جیسی عظیم نعمت ہمیں میسر ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ ہم ہر وقت اپنے پیارے خلیفہ کی صحبت کی برکات سے فیضیاب ہوسکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی مطیع اور فرمابردار بنیں، اپنے عہدوں کو نبھاتے ہوئے، اپنے اچھے نمونے قائم کرتے ہوئے اسلام و احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلانے کی سعی کرنے والی اچھی ناصرات بن کر خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی وارث بننے والی ہوں آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم خلافت کی برکات سے فیضیاب ہوتے چلے جائیں۔ آمین ثم آمین۔

امریکہ میں آوازِ اذاں

مفتی صاحب! آپ لے کے آئے تھے خوشبو یہاں
دیکھئے اس سے مہک اٹھا ہے اب سارا جہاں
آسرا مالک خدا ہے۔ مقتدر، قادر، قدیر
اور ہادی ہیں رسول اللہ شہِ کون و مکاں
پیش رو ہے قدسی قوت مہدی ء موعود کی
اک خلیفہ کی اطاعت میں ہوئے ہیں کامراں
گھر میں اب تثلیث کے، توحید کے پودے لگے
رفتہ رفتہ ساری دنیا بن رہی ہے قادیاں
ہو رہا ہے دیکھو مغرب سے طلوعِ آفتاب
اس کو کہتے ہیں نئے بنا زمین و آسماں
ہاتھ میں قرآن کی تعلیمات کی مشعل لئے
آگے بڑھتے جا رہے ہیں ہر زماں اور ہر مکاں
بن رہے ہیں گھر خدا کے شان سے اس ملک میں
کیا بھلی لگتی ہے امریکہ میں آوازِ اذاں
دل جھکانا رب کے آگے آج ہے اپنا جہاد
پھل ہی پھل ہیں ہر طرف اب لد گیا وقتِ خزاں
خوب کھلتا جا رہا ہے حسن اب اسلام کا
دیکھتے ہیں روز سچائی کا اک زندہ نشاں
دے رہا ہے قافلے کو منزلوں کا حوصلہ
تندیٔ باد مخالف سے جھگڑتا بادباں
اک سرے سے دوسرے تک سرخ رنگوں کی بہار
اس زمیں پر جیسے جھک آیا ہے نیلا آسماں

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

حامد اقبال۔ جامعہ احمدیہ جرمنی

تقریب تقسیم اسناد شاہد 2019ء تا 2022ء

جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز 2008ء میں خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ہوا۔ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پہلی کلاس اپنا سات سال کا تعلیمی سفر مکمل کر کے 2015 ءمیں فارغ التحصیل ہوئی اور اب تک جامعہ آٹھ کلاسوں کے کل 108 فارغ التحصیل مربیان کا تحفہ حضور انور کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 17ستمبر 2022 ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں شاہد کلاس کی تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔جس کے مہمان خصوصی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، نیشنل امیر جماعت جرمنی تھے۔ 2019ء سے کورونا وبا کی وجہ سے یہ تقریب منعقد نہیں ہوسکی تھی تاہم امسال 2019ء سے 2022 تک فارغ التحصیل ہونے والی چار کلاسوں کے 47 طلبہ کو اسناد دی گئیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔عزیزم حافظ احتشام احمد نے سورۃ الفتح کی آیات 28 تا30 کی تلاوت مع اردو ترجمہ پیش کیں بعد ازاں عزیزم فرحان منظور نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔عزیزم ماہد الیاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل منظوم کلام پیش کیا

ہے شکر رب عز وجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

مکرم مبارک احمد تنویر، صدر تعلیمی کمیٹی نے ایک مختصر رپورٹ پیش کی جس میں دوران سال ہونے والی مساعی کا ذکر کیا۔اسی طرح درجہ شاہد جو جامعہ کی تدریس کا آخری سال ہوتا ہے اس میں انجام پانے والے نصابی وغیرنصابی امور کا ذکر کیا۔

بعد ازاں محترم نیشنل امیر صاحب نے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان میں اسناد تقسیم کیں۔ فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی نام درج ذیل ہیں۔

فارغ التحصیل مربیان 2019ء: مکرم کامل الیاس۔ مکرم انتصار احمد باجوہ۔ مکرم شارق عامر افتخار۔ مکرم اکرم اسلم۔ مکرم کامران اشرف۔ مکرم مبارز حسین۔ مکرم انصر احمد۔ مکرم منصور احمد۔ مکرم نادر احمد اویس ادریس۔

فارغ التحصیل مربیان 2020ء: مکرم فیروز ادیب اکمل۔ مکرم صہیب ناصر۔ مکرم نویل احمد شاد صاحب۔ مکرم باسل اسلم۔ مکرم سجیل احمد۔ مکرم عطاء الکریم انصر۔ مکرم ہارون احمد عطاء۔ مکرم تلمیذ احمد۔ مکرم ظافر احمد۔

فارغ التحصیل مربیان 2021ء: مکرم لقمان احمد۔ مکرم اویس احمد ملک۔ مکرم ساغر احمد بٹ۔ مکرم ولید احمد خان انجم۔ مکرم مباہل منیب احمد۔ مکرم شیراز احمد رانا۔ مکرم شرجیل احمد خالد۔ مکرم عبد النور خواجہ۔ مکرم محمد عمران بشارت۔ مکرم سعود احمد۔ مکرم عمیر احمد خالد۔ مکرم ایاز ملک۔ مکرم حمزہ نصیر احمد۔ مکرم شمس الملک چوہدری۔ مکرم اسد جری اللہ۔ مکرم فراز احمد۔

فارغ التحصیل مربیان 2022ء: مکرم عمیر احمد الیاس۔ مکرم سفیر احمد بٹ۔ مکرم محفوظ احمد منیر۔ مکرم شارب احمد بلوچ۔ مکرم مامون فاروق۔ مکرم مدثر احمد۔ مکرم انصر احمد ارشد۔ مکرم سلیمان اختر۔ مکرم مصلح احمد باسط۔ مکرم رمیض طاہر سید بخاری۔ مکرم لقمان بابر احمد۔ مکرم فائز احمد۔

اسناد کی تقسیم کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے اس تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور آغاز میں پڑھی جانے والی نظم کے مصرعے ’’اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو‘‘ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی اصل بات ہے کہ ہم اس دنیا میں تو ہیں لیکن اس دنیا سے نہیں۔ اور یہ ایک ایسا مقصد ہے جو ہر مسلم اور مؤمن کے لئے مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایک اور بات جو ہمیں فراموش نہیں کرنی چاہئے وہ آپ میں سے ہر ایک کا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تعلق و رابطہ ہے

اور یہ زندہ اور ذاتی تعلق خلافت کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ جب آپ جامعہ سے فارغ ہوں تو تہجد پڑھنا آپ کی شناخت اور معمول ہونا چاہئے تب ہی دوسروں کے لئے نمونہ بن سکتے ہیں آپ کو چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل پیروی کریں۔

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے اختتامی کلمات کہتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ لوگوں نے اسناد وصول کی ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سند حاصل کرنا ہمارا ٹارگٹ نہیں ہونا چاہئے بلکہ جو علم ہم نے حاصل کیا وہ ہمارے عمل سے ظاہر ہونا چاہئے اگر ہمارا عمل ہمارے علم کی گواہی نہیں دیتا تو یہ سند محض ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے جو ہمارے کسی کام کا نہیں۔ ہماری اصل سند ہمارا عمل اور نمونہ ہے جو کہ آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے نمونہ کا ہی عکس ہے اور خلافت کے ذریعہ یہ نمونہ زندہ ہے۔

تقریب کے اختتام پر فارغ التحصیل مربیان کے گروپ کی صورت میں تصاویر بنائی گئیں۔ اور بعد میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے میدان عمل میں آنے والے تمام مربیان کو مبارکباد پیش ہے

بقیہ: جلسہ سالانہ مڈغاسکر 2022ء...... از صفحہ 13

جماعت احمدیہ مڈغاسکر کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام امن اور محبت کو فروغ دیتا ہے اور یہ کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اپنے ہم وطنوں کی جو بھی مدد کرتی ہے وہ انسانیت کی خاطر بلا کسی امتیاز کے کرتی ہے اور اس کا مقصد صرف حصول رضائے الٰہی ہوتا ہے۔

پانچویں سیشن کے بعد تمام شاملین جلسہ کو کھانا پیش کیا گیا۔

اس کے بعد پریس کانفرنس ہوئی۔ اس پریس کانفرنس میں 2 ٹی وی چینلز، 5 ریڈیو چینلز اور 7 اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی اور انہوں نے اسلام کی پر امن تعلیم، جلسہ سالانہ کے مقاصد اور جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کے حوالہ سے سوالات کئے۔ نیز انہوں نے جماعت احمدیہ کے کالج اور اس کی معاشرہ میں بہتری لانے کے لئے کاوشوں کے حوالے سے بھی سوالات کئے۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے چھٹے اور آخری سیشن کا آغاز ہوا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے مالاگاسی اور اردو تراجم کے بعد دو اردو نظمیں اور ان کے مالاگاسی تراجم پیش کئے گئے نیز دو اردو تقاریر پیش کی گئیں۔ اس سیشن اور جلسہ سالانہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے گروپس نے ترانے پیش کئے جن میں سے ایک اردو ترانہ ایک لوکل مالاگاسی خادم نے بھی پیش کیا۔

اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے سولہویں جلسہ سالانہ کا بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ مڈغاسکر میں قریباً 648 احباب جماعت نے شرکت کی۔ نیز 27 مہمانان بھی شامل ہوئے جن میں کچھ حکومتی افسران اور الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان بھی شامل تھے۔ امسال جلسہ سالانہ کے متعلق خبر 2 ٹی وی چینلز، 5 ریڈیو چینلز اور 7 اخبارات نے دیں۔ اس طرح ایک محتاط اندازہ کے مطابق قریباً 9 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلك۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کی برکات و فیوض سے وافر حصہ لینے والا بنائے اور ان تمام باتوں پر کاربند رہنے والا بنائے جو ہم نے اس جلسہ میں سیکھی ہیں۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ تمام مبلغین، معلمین، کارکنان اور تمام احباب کو جنھوں نے جلسہ کی تیاریوں اور انعقاد میں خدمت کی ہے بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین

مدثر احمد ۔ مبلغ سلسلہ مڈغاسکر

سولہواں جلسہ سالانہ مڈغاسکر 2022ء

محض اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے 16ویں جلسہ سالانہ سال 2022ء کا انعقاد مؤرخہ 23 اور 24 ستمبر 2022ء کیا گیا جس کا موضوع ’’ہماری تعلیم‘‘ مقرر ہوا۔ اس جلسہ کی رپورٹ قارئین کے لیے درج ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں

سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کے لئے خط تحریر کیا گیا۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ کی ایک عاملہ تشکیل دی گئی جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اخلاص سے اپنے فرائض ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز مختلف جماعتوں میں مبلغین، لوکل مشنریز اور لوکل معلمین کرام نے افراد جماعت کو جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات اور روایات کے متعلق بتایا۔ جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام دو زبانوں مالاگاسی اور اردو میں تیار کئے گئے۔ اس طرح ہر سیشن کی تلاوت کے ہر دو زبان میں تراجم کے ساتھ ساتھ پیش کی جانے والی تمام نظموں کے مالاگاسی تراجم تیار کئے گئے نیز 5 عناوین پر ہر دو زبانوں میں تقاریر بھی تیار کی گئیں۔ امسال اسلام احمدیت کے بنیادی عقائد، اسلام احمدیت کی عائلی زندگی، تربیت اولاد، بد رسوم کے خلاف خوبصورت تعلیمات اور اسلام احمدیت کی خوبصورت اخلاقی تعلیمات کے موضوعات پر ہر دو زبانوں میں تقاریر پیش کی گئیں۔ نیز جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے ایک سیشن کے لئے خصوصی طور پر مختلف حکومتی افسران، الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان اور دیگر تبلیغی رابطوں میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

نیز مرکزی مسجد (مسجد نور)، دونوں جلسہ گاہوں اور باقی احاطہ کو مختلف معلوماتی، تربیتی، تعلیمی، تبلیغی اور ایمان افروز بینرز سے سجایا گیا۔ دو سال قبل جماعت احمدیہ مڈغاسکر کو اپنی جلسہ گاہ کے ساتھ منسلک کچھ مزید زمین خریدنے کی توفیق ملی تھی۔ اس نئی جگہ پر مرد حضرات کے لئے نئی جلسہ گاہ تیار کی گئی اور پرانی جلسہ گاہ کو خواتین کے لئے مختص کیا گیا۔ اس طرح امسال پہلی مرتبہ خواتین کی جلسہ گاہ علیحدہ تیار کی گئی۔ ہر دو جلسہ گاہوں میں ایک طرف کھانا کھلانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ نیز دار الحکومت Antananarivo (انتَ نانا ریو) سے باہر کی جماعتوں سے آنے والے وفود کی رہائش کے لئے احمدیہ کالج کی عمارت کے کمروں میں انتظام کیا گیا۔

ہر سال کی طرح باہر کی جماعتوں سے صرف اُن لوکل احباب جماعت

کے لئے جماعتی طور پر ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا گیا جو کہ جماعتی سرگرمیوں میں نسبتاً زیادہ حصہ لینے والے ہیں۔ اس طرح امسال باہر کی جماعتوں سے کل 164 افراد شامل ہوئے جن میں سے اکثر احباب 24 گھنٹوں سے زائد کا سفر کر کے قریباً 1,050 کلومیٹر طے کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ نیز ان احباب میں 11 نئے مقامات سے بھی کچھ نومبائعین شامل تھے جہاں گزشتہ سال جماعت احمدیہ کا پودا لگا تھا۔ نیز ان احباب میں 3 مہمانان بھی شامل تھے۔

پہلا روز

جلسہ سالانہ کا آغاز مؤرخہ 23 ستمبر 2022ء بروز جمعہ نماز تہجد سے ہوا۔ جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور پھر لوکل مالاگاسی زبان میں درس القرآن پیش کیا گیا۔

اس کے بعد تمام حاضرین کو ناشتہ پیش کیا گیا۔

دوپہر 12 بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں شاملین جلسہ کے ساتھ ساتھ جماعت کے کالج کے اساتذہ و طلباء نے بھی شرکت کی۔ مکرم جبار ندیم مبلغ سلسلہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم مجیب احمد نیشنل صدر و مبلغ انچارج نے مڈغاسکر کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد مکرم نیشنل صدر و مبلغ انچارج نے دعا کروائی۔ بعد ازاں احمدیہ کالج کے ایک گروپ نے اردو نظم پیش کی نیز احمدیہ کالج کے کچھ طلباء نے فرنچ اور مالاگاسی زبان میں ترانہ پیش کیا۔

اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مکرم نیشنل صدر و مشنری انچارج نے جمعہ پڑھایا اور خطبہ جمعہ کا مالاگاسی ترجمہ خاکسار نے کیا۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد ایک نکاح کا انعقاد کیا گیا جو کہ جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے پہلے تین لوکل مشنریز میں سے پہلے لوکل مشنری صاحب کا نکاح تھا۔ اس کے بعد تمام شاملین جلسہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

اس کے بعد سہ پہر 3 بجے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔ لوکل مالاگاسی ممبران جماعت نے خطبہ جمعہ مسجد نور میں سنا جن کے لئے ساتھ ساتھ مالاگاسی ترجمہ مکرم عبد الرحمن محمد عبدے ریمان نے کیا۔ اردو بولنے والے احباب جماعت کے لئے خطبہ جمعہ کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا تھا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے مالاگاسی اور اردو تراجم کے بعد 2 اردو نظمیں اور ان کے مالاگاسی تراجم پیش کئے گئے نیز ایک تقریر اردو زبان میں اور ایک تقریر لوکل مالاگاسی زبان میں پیش کی گئی۔ اس سیشن کے آخر پر کچھ لوکل مالاگاسی خدام نے اردو ترانہ اور اس کا مالاگاسی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ جس کے بعد تمام حاضرین کے لئے کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا روز

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا

جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور بعد ازاں مالاگاسی زبان میں درس قرآن پیش کیا گیا۔ اس کے بعد شاملین جلسہ کو ناشتہ پیش کیا گیا۔

صبح 9 بجے جلسہ سالانہ کے چوتھے سیشن کا آغاز ہوا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے مالاگاسی اور اردو تراجم کے بعد چار اردو نظمیں اور ان کے مالاگاسی تراجم پیش کئے گئے۔ نیز تین تقاریر اردو زبان میں پیش کی گئیں۔

بعد ازاں ساڑھے گیارہ بجے پانچویں سیشن کا آغاز ہوا جس میں کچھ حکومتی افسران، الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے لوگوں اور بعض دیگر تبلیغی رابطوں نے شرکت کی۔ امسال حکومتی افسران میں Anti Terrorism Department کے وائس کمشنر، Antananarivo Airport کے کمشنر پولیس، General of Police مع فیملی اور Local Municipality کے صدر شامل تھے۔ نیز حکومت کے تعلیم کے محکمہ سے کچھ مہمانان بھی شامل تھے۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے مالاگاسی اور اردو تراجم کے بعد ایک اردو نظم اور اس کا مالاگاسی ترجمہ نیز ایک عربی قصیدہ اور اس کا اردو ترجمہ پیش کئے گئے۔ نیز دو تقاریر مالاگاسی زبان میں پیش کی گئیں۔ یہ تقاریر اسلام کی خوبصورت اخلاقی تعلیمات اسلام کے سکھائے ہوئے تربیت اولاد کے اصولوں پر تھیں۔ اس کے بعد جماعتی کالج کی پرنسپل صاحبہ نے کالج کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ کس طرح جماعت لوکل ہم وطنوں کے لئے معیاری تعلیم کو مہیا کر رہی ہے اور کالج میں بہتری کے لئے مختلف طریقوں سے مدد کر رہی ہے۔ نیز انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ ہم اپنے طلباء کے کردار کی تعمیر پر بھی زور دیتے ہیں اسی لئے جماعتی کالج کی دیوار پر (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ) پانچ بنیادی اخلاق لکھے ہوئے ہیں اور ہم طلباء کو وہ اخلاق سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کے بعد کچھ مہمانان نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ جماعت کے نہایت مشکور ہیں کہ جماعت نے ان کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ نیز انہوں نے جو بینرز دیکھے اور جو تقاریر سنیں ان کے حوالہ سے بھی اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا کہ انہوں نے پہلی مرتبہ یہ سنا ہے کہ اسلام تو نہایت اچھے اخلاق سکھاتا ہے اور بھائی چارہ، امن اور سلامتی اور باہمی تعاون کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہرگز دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے بلکہ ان کا کہنا تھا کہ ان کو تو یہ باتیں سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلام اور عیسائیت ایک جیسے ہی مذاہب ہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے کہ مسلمان انسانیت کی بھلائی کے لئے اور خدمت خلق کے لئے اتنا اچھا کام کر رہے ہیں۔

بعد ازاں مکرم نیشنل صدر و مشنری انچارج نے بقیہ صفحہ 12 پر

محمد انور شہزاد

اصلاح نامہ

ضمیر اشارہ کا استعمال اور اِمالہ کا قانون

جرمنی سے مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ’’آپ گاہے بگاہے اردو زبان لکھنے، پڑھنے، اور بولنے کے بارہ میں بھی بہت مفید معلومات فراہم کرتے رہتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس امر کی بھی وضاحت فرمادیں کہ اِن، اُن، اِس، اور اُس کو پڑھنے کا کیا طریقہ کار ہے۔ نیز اِمالہ کے قانون کی بھی آسان زبان میں وضاحت فرما دیں گے تو نوازش ہوگی۔‘‘

نمبر 1:۔ ضمیر اشارہ

جواباً تحریر ہے کہ یہ الفاظ اسم ضمیر کی اقسام میں سے ایک قسم ضمیر اشارہ میں سے ہیں اور ضمیر اشارہ دو قسم کی ہوتی ہیں:

اشارہ قریب

یہ، یہی، اِس، اِسی، اِن، اِنہی، اِنہیں اور اِنھوں وغیرہ قریب کے اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کو ضمیر اشارہ قریب کہتے ہیں۔

اشارہ بعید

وہ، وہی، اُس، اُسی، اُن، اُنہیں، اور اُنہوں وغیر دور کے اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کو ضمیر اشارہ بعید کہا جاتا ہے۔

نمبر 2:۔ اِمالہ

اِمالے کا لفظی مطلب: جھکنا، لیٹنا، لٹانا، میلان، مائل کرنا، منتقل ہونا یا منتقل کرنا۔

اِمالے کی اصطلاح

علم صرف کی اصطلاح میں ’’الف‘‘ یا ’’ہائے ہوز‘‘ کو ’’یائے معروف‘‘ میں بدلنا اِمالہ کہلاتا ہے جیسے؛ لڑکا سے لڑکے۔ میرا سے میرے۔ بندہ سے بندے۔ دھندہ سے دھندے۔

اِمالہ کب کیا جاتا ہے

لفظ کے آخری ’’الف‘‘ یا ’’ہ‘‘ کو اس وقت اِمالہ کیا جاتا ہے جب اِمالے کے بعد؛ نے، سے، کا، کے، کی، پر، یا تک وغیرہ حروفِ جار ہوں۔

اِمالے کی چند مثالیں

1. لڑکا: لڑکے نے کھانا کھایا۔
2. گھوڑا: گھوڑے نے دوڑنا شروع کیا۔
3. کتا: کتے نے چھلانگ لگائی۔
4. مدینہ: مولا مدینے بلا لو مجھے۔

اِمالے کے چند اصول

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر لفظ کا اِمالہ نہیں ہوسکتا۔ اس کی چند شرائط ہیں۔

1. اِمالہ صرف ان الفاظ کا ہی کیا جاتا ہے جن کے آخر میں یا تو الف ہو یا کوئی ایسا حرف ہو جو بولنے میں الف کی طرح لگے۔ ایسے الفاظ کی مثالیں ’’ہ‘‘ اور ’’ع‘‘ ہیں، جو اردو میں ’’الف‘‘ کی طرح سنائی دیتی ہیں مثلاً؛

- بچہ: بچے نے کھلونا توڑ دیا۔
- حملہ: حملے میں ملوث افراد۔
- صدمہ: صدمے کے اثرات۔
- مسئلہ: مسئلے کی وجوہات۔
- جمعہ: جمعے کا بابرکت دن۔
- موقع: موقعے پر موجود لوگ۔
- تنازع: تنازعے کے بعد کی صورتِ حال۔

2. اِمالہ صرف مذکر الفاظ کا ہوتا ہے، مونث کا اِمالہ نہیں کیا جاتا مثلاً؛

- لڑکی نے کھانا کھایا۔
- گھوڑی نے دوڑنا شروع کیا۔
- کتیا نے چھلانگ لگائی۔

مکے گیا مدینے گیا کربلا گیا
جیسا گیا تھا ویسا ہی چل پھر کے آ گیا

اب اس شعر میں ’’مکہ‘‘ اور ’’مدینہ‘‘ کا اِمالہ تو ہوا ہے۔ لیکن ’’کربلا‘‘ کا نہیں، حالانکہ اس کے آخر میں الف ہے۔ چونکہ ’’کربلا‘‘ مؤنث ہے اور مؤنث کا اِمالہ نہیں ہوتا۔ اس لئے مکے، مدینے کے ساتھ کربلا بنا اِمالے کے لکھا گیا ہے۔

3. مشہور شہروں اور جگہوں کے ناموں کا اِمالہ بھی اسی اصول کے تحت کیا جاتا ہے، یعنی اگر کسی شہر کا نام الف یا اس سے ملتی جلتی آواز پر ختم ہوتا ہو تو اس کا اِمالہ کیا جائے گا۔

- مکہ: مکے کی شان۔
- مدینہ: مدینے کے انوار۔
- سرگودھا: سرگودھے کے مالٹے۔
- آگرہ: آگرے کی تاریخ۔
- کوئٹہ: کوئٹے کا موسم۔
- بصرہ: بصرے کی کھجور۔
- ڈھاکہ: ڈھاکے کی ململ۔

جن الفاظ کا اِمالہ نہیں ہوتا

1. شہروں کے نام کا اِمالہ تو کیا جاتا ہے، لیکن ملکوں یا براعظموں کے ناموں کا اِمالہ نہیں کیا جاتا مثلاً؛

برطانیہ، امریکا، افریقہ، کینیا، کینیڈا، سری لنکا، آسٹریلیا، کوریا، چائنا، ارجنٹینا، البانیہ، بوسنیا، چیچنیا، سربیا، وغیرہ مذکر بھی ہیں اور ان کے آخر میں الف یا ہ بھی آتی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کا اِمالہ نہیں کیا جاتا، کیونکہ یہ اردو تہذیبی دنیا کا حصہ نہیں ہیں اور اردو ذخیرۂ الفاظ میں ابھی پوری طرح سے رچے بسے نہیں۔ اردو تہذیبی دنیا سے مراد ہندوستان، پاکستان اور مشرقِ وسطیٰ کے شہر ہیں۔

2. وہ شہر یا جگہیں، جن کا تعلق اردو تہذیبی دنیا سے نہیں ہے، ان کا اِمالہ بھی نہیں کیا جاتا مثلاً؛

کیلیفورنیا، کیرولائنا، فلاڈیلفیا، منیلا، آٹووا، انقرہ، بارسلونا، کینبرا، ایڈنبرا، وغیرہ۔

3. وہ الفاظ جن کی جمع نہیں بنائی جاتی، ان کا اِمالہ بھی نہیں ہوتا مثلاً؛ فصیح اردو میں ابا، دادا، چچا، پھوپھا، دیوتا، راجا، وغیرہ کی جمع نہیں بولی جاتی، اس لیے ان کا اِمالہ بھی نہیں ہوتا۔

ضروری نوٹ

بعض لوگوں کا اصرار ہے کہ اِمالہ بولتے وقت تک تو ضرور کیا جائے لیکن انہیں اِمالے کے بغیر لکھا جائے۔ یہ بات صریحاً غیر منطقی ہے۔ بھارت اور پاکستان دونوں کی اردو املا کمیٹیوں نے سفارش کی ہے کہ جو لفظ جیسے بولا جاتا ہے ویسے ہی لکھا جائے۔ اس لیے دھماکا کے وقت، موقع پر پہنچ گئے، واقعہ کے بعد، کی بجائے دھماکے کے وقت، موقعے پر اور واقعے کے بعد، بولا اور لکھا جائے۔

شہر ZION کی کنجی ملنے پر جذبات

پھر اپنا فیصلہ مرے رب قدیر نے
تابہ ابد زمین پر ترقیم کر دیا
مسجد بنا کے ساتھ دی اُس نے کلید شہر
فتح عظیم کا نشاں تجسیم کر دیا

جمیل الرحمن۔ لندن

’’پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جب Zion شہر کی کنجی تھمائی گئی ہوگی تو بام فلک کے فرشتے بھی حمد و ثنا کے گیت گا رہے ہوں گے۔ انہیں جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے خاکسار یہ دو اشعار الفضل کی نذر کرنا چاہتی ہے۔

حیرت کی جاہ نہیں کوئی صدیوں سے یہ سنت اللہ ہے
غالب وہی آتے ہیں اک دن جو اس کے پیارے ہوتے ہیں

فتح وظفر کی سب کنجیاں ہاتھوں میں اٹھائے پھرتے ہیں
یہ دنیا کو معلوم نہیں کچھ راج دلارے ہوتے ہیں‘‘

فرحت ضیاء راٹھور۔ جرمنی

رپورٹ: صباح الدین بٹ۔ سوئٹزرلینڈ

یومِ والدین کا انعقاد، مجلس اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ

مکرم قاسم احمد خاں سراء مہتمم اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ تحریر کرتے ہیں کہ:

مغربی معاشرہ میں تربیتِ اولاد میں درپیش مشکلات و مسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے مجلس اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے مؤرخہ 27 اگست 2022 کو سوئٹزرلینڈ کے وسط میں واقع شہر آراؤ کے ٹیلی کمیونٹی سنٹر جس میں مقامی جماعت آرگاؤ کا نماز سنٹر بھی قائم ہے میں یومِ والدین منعقد کرنے کی توفیق پائی جس میں 15 اطفال سمیت کل 42 احباب شامل ہوئے۔ پروگرام سے پہلے تمام احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم زاہد اسماعیل بٹ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں صبح 10 بجے تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ سورۃ لقمٰن کی آیات 13 تا 20 مع اردو اور جرمن ترجمہ پیش کی گئیں۔ جس کی سعادت مکرم شعیب انور صاحب قائد مجلس بازل کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد خاکسار قاسم احمد خاں سراء مہتمم اطفال نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے ہمیں زمانہ کے امامؑ کو قبول کرنے اور قدرتِ ثانیہ کی مظبوط رسّی کو تھامنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی۔ جس کا ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ علی الذات عظیم الصفات۔

اس زمانہ میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت میں حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلاۃ والسلام تربیتِ اولاد سمیت دین و دنیا کے تمام مسائل و مشکلات کا حل بتا چکے ہیں اور ان کے بعد خلفاء احمدیت نے راہنمائی کے اس سلسلے کو جاری رکھا ہوا ہے۔ زندگی کے ہر موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے خلفاء کے ارشادات موجود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو راہنمائی ہمیں مل چکی ہے اور مسلسل ملتی جا رہی ہے ہم سب اس پر کاربند اور عمل پیرا رہیں۔

بعد ازاں اطفال کو تفریحی پروگرام کے لئے مکرم ملک جری اللہ ظفر اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری وقفِ نو اور مکرم عارف محمود کاہلوں صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کے ہمراہ سپورٹس گراؤنڈ میں بھیج دیا گیا، جہاں وہ فٹ بال اور دیگر کھیلیں کھیلتے رہے۔

والدین کے پروگرام میں سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت، امورِ عامہ، رشتہ ناطہ اور ماہر امراضِ اطفال نے ایک پریزینٹیشن ''مردانہ صحت و طہارت اور بلوغت'' کے عنوان سے پیش کی۔ جس میں آپ نے نہایت عمدہ طریق پر آیاتِ قرآنِ کریم، احادیثِ نبویؐ اور ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی کے ساتھ ساتھ سائنسی نقطہ نگاہ سے بھی لڑکوں میں بلوغت کے دوران رونما ہونے والی ذہنی و جسمانی تبدیلیوں اور ذاتی حفظانِ صحت (ختنہ وغیرہ) کے متعلق انتہائی علمی اور جامع معلومات فراہم کیں۔

آپ کی پریزینٹیشن کے بعد محترم محمد احمد راشد صاحب سابق مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ (2017-2019ء) جنہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاص طور پر اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے جرمنی سے مدعو کیا گیا تھا۔ نے ''تربیتِ اولاد میں مشکلات کا حل'' کے عنوان سے لیکچر پیش کیا۔

آپ نے اپنے لیکچر میں تربیتِ اولاد میں دوستانہ ماحول کی اہمیت اور انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کے غلط استعمال سمیت کئی اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ چھوٹی عمر سے خوشگوار عائلی زندگی کے لئے تیاری اور دعا پر بات کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ: ''سوشل میڈیا کے نتیجہ میں ہمارے گھروں اور اولادوں میں پیچیدگیاں آئی ہیں۔ جن میں سے ایک مثال بتانے میں فائدہ ہے۔ ایک گڑبڑ جو چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر عورتوں کے خلاف بڑے لطیفے آتے ہیں اور ہمارے لوگ بھی انہیں ایک سے دوسرا، دوسرے سے تیسرے کو بھیجتے رہتے ہیں۔ اصل میں یہ جرم ہے۔ اسلام نے عورت کو بطور ماں، بیٹی، بہن اور بیوی عزت دی ہے۔ اب جب ہم عورتوں کے لطیفے آگے بھیجتے رہتے ہیں، تو ہماری اگلی نسل یہ سمجھتی ہے کہ شادی تو بڑی مصیبت ہے اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ''مربی صاحب! لوگوں کو ذرہ بتائیں کہ اسلام میں شادی کا تصوّر کیا ہے؟' پہلے یہ والا تصور تو ختم کریں! ہم لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے یہ forward نہیں کرنے۔''

محترم مربی صاحب کے لیکچر کے بعد احباب کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن کے جوابات محترم نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت اور محترم مربی صاحب نے دیئے۔ سوال و جواب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے دونوں معزز مہمانوں، والدین اور بچوں کا پروگرام میں شمولیت پر اور پروگرام کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ نے ساڑھے 12 بجے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

دونوں معزز مقررین نے اپنے تاثرات کے اظہار میں والدین اور بچوں کی دلچسپی کو سراہتے ہوئے پروگرام کے انعقاد کو انتہائی مفید اور کامیاب قرار دیا اور آئندہ بھی ایسے تربیتی حوالہ سے سودمند پروگراموں کے انعقاد کے سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

پس آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس مساعی کو قبول فرمائے اور تمام شاملین کے علم و ایقان میں برکت عطا فرمائے۔ نیز مجلس اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کو مزید مفید اور سیدنا و مولانا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ادام اللہ علیہ الصحتہ والعافیتہ کی توقعات کے مطابق پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

DAILY ONLINE ALFAZL LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

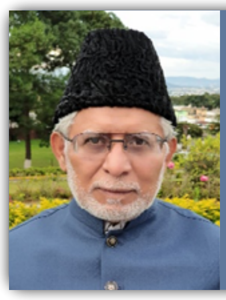

مرسلہ: مولانا عبدالستار خاں۔ مبلغ سلسلہ کولمبیا

دعا کی برکت سے معجزانہ شفا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دفعہ خاکسار کو گوئٹے مالا کے ایک وفد کے ہمراہ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ خاکسار کے دو بیٹوں کو یہاں خدمت دین بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے۔ جلسہ کے بعد از راہ شفقت پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت میری فیملی کے جملہ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے محبوب امام جسے اس زمانہ میں آسمان سے روحانی تاج خلافت پہنایا گیا ہے اس کی پاک صحبت نصیب ہوئی محبوب آقا کے نورانی چہرہ سے نور کی شعائیں پھوٹ رہیں تھیں۔فیملی کے ہر فرد سے پیارے آقا نے محبت بھری گفتگو فرمائی۔

اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے نہایت ادب و انکساری سے عرض کیا کہ میرے بیٹے ہارون احمد کی نظر بہت کمزور ہے اس کے لئے دعا کریں پیارے آقا نے میرے بیٹے کو بازو سے پکڑا اور زیرلب دعا کرتے ہوئے عزیزم کی آنکھ پر اپنی انگوٹھیوں جن پر ’’الیس اللہ بکاف عبدہ‘‘ اور ’’مولا بس‘‘ کندہ ہے پھیرا اور فرمایا اللہ فضل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے امام کی دعا اور مس کی برکت سے عزیزم کی بینائی میں بہتری پیدا کی۔ اور اس نے ڈرائیونگ کا امتحان پاس کیا جو اس سے قبل نظر کی کمزوری کے باعث انتہائی مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ یہ ہمارے محبوب آقا کی دعا کی برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مقرب انسان جسے مرتبہ لقا نصیب ہو جاتا ہے اس کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوب حقیقی حجب حائلہ کو درمیان سے اٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے، اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ معہ اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کنہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائین جلد 5 صفحہ 69)

فقہی کارنر

سودی رقم کا اشاعت اسلام کے لئے اضطراراً خرچ

ایک صاحب کا ایک خط حضرت (اقدس مسیح موعود علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچا کہ جب بینکوں کے سود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کے حالات کو مدنظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی، قومی، ملکی تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہو کر سود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہیں؟

فرمایا:

اس طرح سے لوگ حرامخوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں کہ جو جی چاہئے کرتے پھریں۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ بینک کا سود بسبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کھانا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام میں اور دینی ضروریات میں اس کا خرچ جائز ہونا بتلایا گیا ہے۔ وہ بھی اس وقت تک کہ امداد دین کے واسطے روپیہ مل نہیں سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے کیونکہ کوئی شے خدا کے واسطے تو حرام نہیں۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات۔سو اُن کے واسطے اور ایسی باتوں کے واسطے سود بالکل حرام ہے وہ جواز جو ہم نے بتلایا ہے وہ اس قسم کا ہے کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ میں جلانا شرعاً منع ہے۔لیکن ایک مسلمان کے واسطے جائز ہے کہ اس زمانہ میں اگر کہیں جنگ پیش آوے تو توپ بندوق کا استعمال کرے کیونکہ دشمن بھی اس کا استعمال کر رہا ہے۔

(بدر 6 فروری 1908ء صفحہ 7)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

ہر احمدی محنت کرے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مسلمان شہری کے جو کام اسلام نے مقرر کئے ہیں اب میں ان میں سے بعض کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک حق اسلام نے یہ مقرر کیا ہے کہ ہر ایک آدمی محنت کر کے کھائے اور سست نہ بیٹھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین رزق وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے مہیا کرے اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی عادت تھی کہ وہ ہاتھ کی محنت سے اپنا رزق پیدا کرتے تھے۔

(احمدیت حقیقی اسلام، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 280)

مرسلہ: طیبہ طاہرہ

طلوع وغروب آفتاب

21/اکتوبر2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:02	17:52
مدینہ منورہ	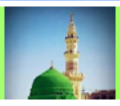	05:04	17:50
قادیان		05:14	17:50
ربوہ		04:54	17:30
اسلام آباد ٹلفورڈ	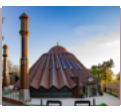	06:07	17:58